دینیات

(وقف)

یکے از مطبوعات اشاعت الثقلین

نام کتاب : دینیات
تعداد : ایکہزار
سنہ اشاعت : جون سنہ ۱۹۷۰ء
ترتیب و تدوین : مرزا محمد جعفر
ناشر : سلطان علی ابن نور محمد روجانی
مطبوعہ : باب الاسلام پرنٹنگ پریس کراچی

عرضِ ناشر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ
خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدَ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ
الطَّاھِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ ۔

مقامِ صد شکر کہ یہ کتاب دینیات ہدیۂ ناظرین ہے اور جیسی کہ عرصہ دراز سے دلی خواہش تھی کہ پیغامِ حق بغیر قیمت پہنچایا جائے اس کتاب کی بھی کوئی قیمت نہیں ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی یہی ارادہ ہے۔

"وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ"

اس کتاب کے بعد دوسری کتاب جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح حیات سے متعلق ہوگی اور وہ بھی ہم مومنینِ کرام

تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

اِس کتاب کی ترتیب و تدوین جناب مولانا مرزا محمد جعفر صاحب نے کی ہے جن کی بعض کتابیں شیعی دنیا میں بڑی اہمیت کی حامل سمجھی جاتی ہیں موصوف کا صمیم قلب سے شکر گذار اور ممنون ہوں۔

اِس موقعہ پر لائق صد احترام جناب مولانا سید قاسم علی صاحب (میاں بابو) کا شکریہ تہہ دل سے ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے مجھے اپنے زرّین مشوروں سے نوازا اور اس کتاب میں اہم چیزوں کو شامل کرنا مناسب جانا۔

ان تمام حضرات کا بیحد ممنون و متشکر ہوں جنھوں نے اپنی ہمدردی اور تعاون سے کتاب کی تکمیل میں اپنے قول و عمل سے میرا ساتھ دیا۔

خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمت و توفیق کرامت فرمائے اور یہ سلسلہ ہمیشہ آگے بڑھتا رہے۔ اور ہر ماہ ایک نئی مفید کتاب ہم آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرتے رہیں۔ بس اسی سے دعا ہے اور اسی کی مدد درکار ہے کہ وہ صدقے میں چہاردہ معصومین علیہم السلام کے ہم سب کو کامیاب فرمائے۔

والسلام:۔

سلطان علی ابنِ نور محمد دوجانی

فون: 229881 سائیں الایا اسٹریٹ جونا مارکیٹ۔ کراچی

"کلمہ"

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ
عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَوَصِیُّ رَسُولُ اللّٰہِ
وَخَلِیفَتُہٗ بِلَا فَصْلٌ

"کلمہ کے معنیٰ"

(۱) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ = کوئی خدا نہیں ہے سوا اللہ کے
(۲) مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ = محمدؐ اللہ کے رسول ہیں
(۳) عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ = علیؑ اللہ کے ولی ہیں
(۴) وَوَصِیُّ رَسُولُ اللّٰہِ = اور علیؑ رسول اللہ کے وصی (جانشین) ہیں
(۵) وَخَلِیفَتُہٗ بِلَا فصل = (اور علیؑ رسول اللہ کے) خلیفہ بلا فصل ہیں۔

ہر کلمہ گو مسلمان کہلاتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس کلمہ کا دل سے اقرار کریں۔

کلمہ میں پانچ باتوں کا اقرار ہے

(۱) اللہ ایک ہے۔

(۲) محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

(۳) علیؑ اللہ کے ولی ہیں۔

(۴) علیؑ رسول اللہ کے وصی ہیں۔

(۵) علیؑ رسول اللہ کے خلیفۂ بلا فصل ہیں۔

"اصولِ دین"

اصولِ دین:۔ یعنی دین کی جڑیں، یعنی دین کے بہت خاص اور اہم اصول۔ اور وہ مرکزی اصول پانچ ہیں:۔

۱۔ توحید ________ !

۲۔ عدل ________ !

۳۔ نبوت ________ !

۴۔ امامت ________ !

۵- قیامت یعنی معاد ________________ !

توحید :-

یعنی خدا ایک ہے - اس کا کوئی شریک نہیں - وہی کائنات کا خالق اور مالک ہے -

عدل :-

یعنی خدا عادل - انصاف کرنے والا ہے - ظالم نہیں ہے، ظلم بری چیز ہے - اور خدا ہر برائی سے پاک ہے - جو جیسا کرے گا اسے عدل و انصاف کی رو سے ویسا بدلہ دیا جائے گا -

نبوت :-

یعنی ہمارے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا نے ہدایت کے لئے سب کے آخر میں بھیجا اور ان پر قرآن نازل کیا - وہ آخری نبی ہیں - ان سے پہلے خدا نے ہدایت کے واسطے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے تھے - جن میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے - اللہ کے تمام نبی معصوم تھے -

امامت :-

یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آخری نبی ہیں خدا کے حکم سے اپنے بارہ جانشین مقرر فرمائے - جو سب معصوم ہیں

اور خدا کا حکم پہنچانے والے اور رسول کا حکم پہنچانے والے اور خدا و رسول کے فرمان کے محافظ ہیں۔ لہذا ان سب کا حکم ماننا ہم پر واجب ہے۔ ہمارے بارھویں امام حضرت محمد مہدی صاحب الزماں علیہ السلام ہیں جو خدا کے حکم سے غائب ہیں۔ جس وقت خدا کا حکم ہوگا اس وقت ظہور فرمائیں گے۔ اس وقت وہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ اس وقت سب لوگ ایک دین پر ہو جائیں گے۔

اِمام بارہ ہیں

۱- پہلے امام	حضرتِ علی	علیہ السلام
۲- دوسرے امام	حضرتِ حسن	علیہ السلام
۳- تیسرے امام	حضرتِ حسین	علیہ السلام
۴- چوتھے امام	حضرت زین العابدین	علیہ السلام
۵- پانچویں امام	حضرت محمد باقر	علیہ السلام
۶- چھٹے امام	حضرت جعفر صادق	علیہ السلام
۷- ساتویں امام	حضرت موسیٰ کاظم	علیہ السلام
۸- آٹھویں امام	حضرت علی رضا	علیہ السلام
۹- نویں امام	حضرت محمد تقی	علیہ السلام

۱۰- دسویں امام	حضرت علی النقی	علیہ السلام
۱۱- گیارہویں امام	حضرت حسن عسکری	علیہ السلام
۱۲- بارہویں امام	حضرت محمد مہدی آخر الزماں علیہ السلام	

چہاردہ معصوم

یہ بارہ امام اور حضرت محمد مصطفےٰؐ اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام چودہ معصوم ہیں۔ یعنی اللہ نے ان سب کو عصمت و طہارت سے سرفراز فرمایا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

(اے اللہ اپنے رسول محمدؐ اور ان کی اولادِ طاہرہ پر درود بھیج)

قیامت (معاد)

یعنی قیامت کا دن برحق ہے کہ جب ہر شے فنا ہو جائیگی سوائے خدا کے کچھ باقی نہ رہے گا۔ نہ آسمان نہ زمین نہ سورج نہ چاند نہ ستارے نہ سمندر ہر شے فنا ہو جائے گی۔

ہم سب کو مرنے کے بعد خدا پھر زندہ کرے گا اور حساب لے گا۔ اور جن لوگوں نے نیکیاں کی ہیں انھیں جنت میں اور گنہگاروں کو دوزخ میں بھیج دے گا۔

"فروعِ دین"

"فروع دین" یعنی دین کی شاخیں:-

۱- نماز ________ !
۲- روزہ ________ !
۳- حج ________ !
۴- زکوٰۃ ________ !
۵- خمس ________ !
۶- جہاد ________ !
۷- امر بالمعروف ________ !
۸- نہی عن المنکر ________ !
۹- تولاّ ________ !
۱۰- تبرّا ________ !

نماز:- ہر مسلمان مرد اور عورت پر جب کہ وہ بالغ و عاقل ہو

پانچ وقت کی نمازیں واجب ہیں، ان کے علاوہ بھی کچھ نمازیں ہیں جو اپنے محل پر لکھی جائیں گی۔ یہ روزانہ کی نمازیں ہیں جو ہر لڑکی پر جب کہ وہ نو سال کی ہو جائے اور ہر لڑکے پر جب کہ وہ پندرہ سال کا ہو جائے، واجب ہے۔

روزانہ کی پانچ نمازیں حسب ذیل ہیں:-

صبح یعنی فجر کی ———— ۲ رکعات

ظہر کی ———— چار رکعات

عصر کی ———— چار رکعات

مغرب کی ———— تین رکعات

عشار کی ———— چار رکعات

۲- روزہ :- یعنی رمضان کے مہینہ بھر، ہر مسلمان بالغ و عاقل و تندرست و مقیم پر روزے واجب ہیں۔

۳- حج :- یعنی ہر مسلمان، بالغ و عاقل مستطیع پر زندگی میں ایک بار حج کرنا واجب ہے۔

۴- زکوٰۃ :- یعنی ہر صاحب نصاب پر اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکالنا واجب ہے۔ مثلاً کسی شخص کے پاس چالیس روپے سال بھر تک رہیں تو ان میں سے چالیسواں حصہ یعنی ایک روپیہ نکالنا واجب ہے،

زکوٰۃ مختلف آٹھ اور چیزوں پر بھی واجب ہے جس کا نصاب الگ ہے۔ ضرورت مند مستحق غریب مومنین زکوٰۃ کے حقدار ہیں۔

۵۔ خمس:۔ یعنی اپنی کمائی میں سے جو سال بھر خرچ کرنے کے بعد جو باقی بچے اس میں سے پانچواں حصہ نکالنا واجب ہے۔ خمس دو سری اور چند چیزوں پر واجب ہوتا ہے۔ جس کی تفصیل آئندہ آئے گی۔

خمس میں سے آدھا حق مستحق سادات کا ہے اور آدھا امام کا غیبتِ امام میں۔ حق امام حاکم شرع یعنی مجتہد جامع الشرائط کو ملنا چاہیئے۔

۶۔ جہاد:۔ یعنی حکمِ نبی یا حکمِ امام سے راہِ خدا میں جنگ کرنا۔

۷۔ امر بالمعروف:۔ یعنی احکامِ خدا و رسول کو لوگوں تک پہنچانا اور ان کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دینا۔

۸۔ نہی عن المنکر:۔ یعنی جن باتوں کی خدا و رسول نے ممانعت فرمائی ہے ان باتوں سے لوگوں کو روکنا۔

۹۔ تولّا:۔ یعنی محمّد و آلِ محمد علیہم السلام سے محبت کرنا اور ان کی اطاعت کرنا جس کا حکم قرآن میں دیا گیا ہے۔

۱۰۔ تبرّا:۔ یعنی محمّد و آلِ محمد علیہم السلام کے دشمنوں سے بیزاری

رکھنا۔

صفاتِ ثبوتیہ

صفاتِ ثبوتیہ :۔ یعنی جو صفتیں خدا کی ذات کے لایق ہیں ہر انسان پر واجب ہے کہ وہ خدائے واحد کی معرفت حاصل کرے اور اس کی صفتوں پر غور کرے۔ کیونکہ اس کی ہر صفت عینِ ذات ہے۔

صفاتِ ثبوتیہ آٹھ ہیں :۔

۱۔ قدیم ______________ !
۲۔ قادر ______________ !
۳۔ عالم ______________ !
۴۔ حیٔ ______________ !
۵۔ مدرک ______________ !
۶۔ مرید ______________ !
۷۔ متکلم ______________ !
۸۔ صادق ______________ !

(۱) قدیم :۔ یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

۲۔ قادر:۔ یعنی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

۳۔ عالم:۔ یعنی ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

۴۔ حی:۔ یعنی زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔

۵۔ مدرک:۔ یعنی ہر چیز کے ظاہر و باطن کو بغیر آنکھ، ناک، کان، وغیرہ کے ادراک کرنے والا ہے۔

۶۔ مرید:۔ یعنی ہر کام اپنے ارادہ و اختیار سے کرتا ہے۔

۷۔ متکلم:۔ یعنی جب چیزیں چاہتا ہے کلام پیدا کرتا ہے۔

۸۔ صادق:۔ یعنی وہ ہر بات میں سچا ہے۔

"صفات سلبیہ"

صفات سلبیہ:۔ یعنی جو باتیں اللہ میں نہیں پائی جاتی ہیں۔

صفات سلبیہ آٹھ ہیں:۔

۱۔ مرکب ____________ !

۲۔ جسم ____________ !

۳۔ مکان ____________ !

۴۔ حلول ____________ !

۵۔ محل حوادث ____________ !

۶۔ مرئی ________________ !

۷۔ شرکت ________________ !

۸۔ صفت زائد ________________ !

"مسلمان"

جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا زبان سے اقرار کرے اور قیامت کو دل سے مانے، یعنی توحید و نبوت و معاد کو تسلیم کرتا ہو وہ مسلمان ہے۔

اور جو مسلمان خدا کو عادل واحد اور بارہ[۱۲] اماموں کو اپنا پیشوا، ہادی اور رسول اللہ کا سچا جانشین اور معصوم و طاہر تسلیم کرے اسے شیعہ اثنا عشری کہتے ہیں۔ اور اسی کو مومن بھی کہتے ہیں یعنی توحید و عدل و نبوت و امامت و معاد کا اقرار کرنے والا۔

"چہاردہ معصوم"

جن کی محبت و اطاعت ہم پر واجب ہے۔ اور جن کی محبت و اطاعت کا حکم قرآن مجید میں اللہ نے دیا ہے اور جو ہر برائی اور ہر نجاست سے پاک ہیں اور معصوم ہیں۔ وہ رسول اللہ

محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ان کی بیٹی جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام ہیں۔ اور بارہ امام ہیں جن میں پہلے علی علیہ السلام ہیں اور آخری حضرت محمد مہدی آخر الزماں علیہ السلام ہیں۔ جو حکم خدا سے غیبت میں ہیں جب حکم خدا ہوگا ظہور فرمائیں گے۔

"شرائطِ وضو"

وضو میں چند شرطیں واجب ہیں۔ ان میں سے خاص یہ ہیں:۔

۱۔ نیت!

۲۔ ترتیب:۔ یعنی پہلے منہ دھونا پھر داہنا ہاتھ کہنیوں تک پھر اسی طرح بایاں ہاتھ، پھر سر کا مسح، پھر داہنے پاؤں کا، پھر بائیں پاؤں کا مسح کرنا۔

۳۔ موالات:۔ یعنی یکے بعد دیگرے بغیر رکے ہوئے پورا وضو کرنا۔

۴۔ خود اپنے ہاتھ سے وضو کرنا لیکن اگر کوئی عذر ہو تو دوسرے سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔

۵۔ پانی کا خالص اور مباح ہونا۔ کیونکہ آبِ مضاف اور آبِ غصبی سے

وضو درست نہیں ہے۔ اسی طرح اگر پانی پاک نہ ہو تب بھی وضو درست نہیں ہے۔ وضو کے پانی کے لئے یہ تین شرطیں ضروری ہیں:-

۱- پانی پاک ہو۔

۲- پانی میں کسی رنگ یا بُو یا مزے کی ملاوٹ نہ ہو۔

۳- پانی غصبی نہ ہو۔

(۶) وضو کا پانی مُشتبہ بہ نجس یا مشتبہ بہ غصبی بھی نہ ہونا چاہیئے۔ نجس کے ساتھ مشتبہ کی مثال یہ ہے کہ مثلاً دو برتن ہوں جن میں سے ایک میں پانی پاک اور ایک میں نجس ہے مگر یقین کے ساتھ معلوم نہیں کہ کس برتن میں پاک پانی ہے اور کس برتن میں نجس، تو ایسی صورت میں کسی پانی سے بھی وضو درست نہیں۔ جب تک کہ علم نہ ہو جائے اسی طرح آبِ غصبی سے مشتبہ کی مثال بھی سمجھنا چاہیئے۔

(۷) غسالۂ استنجا نہ ہو۔ یعنی وہ پانی پیشاب یا پاخانے کا دھوون نہ ہو۔

(۸) وضو سے خوف ضرر نہ ہو۔ اگر خوف ضرر ہو تو تیمم کرنا چاہیئے۔

(۹) وضو کرنے کی جگہ مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو۔

(۱۰) اسی طرح وضو کرنے کا برتن بھی مباح ہونا چاہیئے۔

اور اسی طرح سونے یا چاندی کے برتن سے وضو کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔

(۱۱) تمام منہ دھونے اور ہاتھوں کے دھونے میں اوپر سے نیچے کی طرف دھوئے۔ اور مسح کرنے کے لئے الگ سے پانی نہ لے اگر ہاتھ خشک ہو جائے تو اعضائے وضو سے انگلیوں کو گیلا کر کے مسح کرنا چاہیئے۔

(۱۲) اعضاء وضو میں پانی کے پہنچانے میں کوئی چیز مانع نہ ہو۔ مثل چکنائی۔ رنگ اور انگوٹھی وغیرہ کے اسی طرح مسح کرنے کی جگہ پر بھی کوئی چیز مانع نہ ہونا چاہیئے۔

"نواقضِ وضو"

"نواقضِ وضو" یعنی وضو کو توڑنے والی چیزیں۔

۱۔ پیشاب ——————— !

۲۔ پائخانہ ——————— !

۳۔ ریح (ہوا کا خارج ہونا) ——— !

۴۔ منی ——————— !

۵۔ حیض ——————— !

۶- استحاضہ : ________________ !

۷- نفاس : ________________ !

۸- سوجانا : ________________ !

۹- بیہوش ہوجانا: ________________ !

۱۰- دیوانہ ہوجانا: ________________ !

۱۱- مسِ میّت (یعنی میت کو چھونا): ________________ !

۱- اگر وضو میں شک ہو اور حدث کا یقین ہو تو وضو باطل ہے۔

۲- اگر وضو کا بھی یقین ہو اور حدث کا بھی یقین ہو مگر یہ شک ہو کر حدث پہلے صادر ہوا یا وضو پہلے کیا، تو وضو باطل ہے۔

"غسلِ واجب"

واجب غسل چھ ہیں:-

۱- غسلِ جنابت : ________________

۲- غسلِ مسِ میّت : ________________

۳- غسلِ میّت : ________________

۴- غسلِ حیض : ________________

۵- غسلِ استحاضہ : ______________

۶- غسلِ نفاس : ______________

نوٹ:۔ "عورتوں پر چھ غسل واجب ہیں۔ مگر مردوں کے لئے صرف غسل جنابت، غسلِ مسِ میت اور غسلِ میت ہے"۔

غسل کرنے کے دو طریقے ہیں اور ہر غسل میں نیت واجب ہے۔

پہلا طریقہ:۔ "غسل ارتماسی"

بدن سے نجاست دور کرنے کے بعد دریا میں یا کسی ایسے حوض وغیرہ میں جس میں "کر" یا اس سے زائد پانی ہو اس طرح غوطہ لگائے کہ سر کے بالوں کے اُوپر تک پانی آجائے پانی میں غوطہ مارتے وقت نیت کرلے۔ مثلاً اگر کوئی عورت غسلِ حیض کررہی ہے تو وہ غسل حیض کی نیت کرلے۔

اگر کوئی مرد یا عورت مثلاً غسلِ جنابت کررہا ہے یا کررہی ہے تو وہ غسلِ جنابت کی نیت کرلے۔ مثلاً میں غسل جنابت کرتا ہوں واجب قربۃً اِلی اللہ اور نیت کے ساتھ ہی فوراً غوطہ لگا لے۔

غسل کا دوسرا طریقہ:۔

"غسلِ ترتیبی"

غسلِ ترتیبی:۔ پہلے بدن سے نجاست کو دور کر دے پھر نیت کرے۔ مثلاً غسلِ جنابت کرتا ہوں یا کرتی ہوں واجب قربۃ الی اللہ۔ اس کے ساتھ ہی سر اور گردن کو اس طرح دھوئے کہ تمام سر، منھ، گردن اور بالوں کی جڑ تک پانی پہنچ جائے۔

اس کے بعد داہنی طرف گردن سے پاؤں کی انگلیوں تک آدھا بدن اس طرح دھوئے کہ پانی آدھے حصۂ جسم میں برابر پہنچ جائے۔ اسی طرح بائیں طرف بھی آدھے حصۂ جسم تک پانی پہنچائے۔

اگر ہاتھ یا پاؤں میں انگوٹھی یا چھلا یا کوئی اور ایسی چیز ہو جس سے پانی پہنچنے میں رکاوٹ ہو تو اسے اُتار ڈالے۔

نوٹ:۔ غسلِ جنابت کے بعد نماز کے لئے وضو ضروری نہیں ہوتا۔ لیکن بقیہ ہر غسل کے بعد اگر نماز پڑھنا ہو تو وضو بھی ضروری ہوتا ہے۔

اگر پانی نقصان کرتا ہو یا نہ ملتا ہو یا غصبی ہو یا نماز کا وقت

تنگ ہو یا بیمار ہو جانے کا خوف ہو تو غسل یا وضو کے بدلے تیمم کرنا چاہیئے۔ غسل یا وضو نہ کرنا چاہیئے۔

اگر کسی پر دو غسل واجب ہوں۔ مثلاً غسلِ جنابت بھی اور غسل حیض بھی تو صرف غسل جنابت کی نیت کرنا چاہیئے۔ اور یہی غسل کافی ہوگا۔ دو مرتبہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔

"تیمم اِن چیزوں پر ہو سکتا ہے"

۱۔ خاک : ______

۲۔ زمین : ______

۳۔ ریت : ______

۴۔ پتھر : ______

۵۔ غبار والی چیز (مثلاً کسی ایسے کپڑے یا تکیئے وغیرہ پر بھی جس پر غبار موجود ہو)

"مقدمات نماز"

مقدمات نماز :- یعنی جو باتیں نماز پڑھنے سے پہلے کرنا واجب ہیں :-

۱- ازالۂ نجاست :- یعنی اپنے جسم اور اپنے کپڑوں سے نجاست کا دُور کرنا - سر سے پاؤں تک پورے بدن اور لباس کا پاک ہونا - حتیٰ کہ سجدہ کرنے کی جگہ تک کا پاک ہونا -

۲- طہارت :- یعنی نماز سے قبل وضو، غسل، تیمم وغیرہ جس کی بھی ضرورت ہو -

۳- ستر عورتیں :- یعنی نماز پڑھتے وقت مرد کے لئے آگے پیچھے کا چھپانا واجب ہے اور عورتوں کے لئے تمام بدن کا چھپانا واجب ہے - سوا چہرے اور ہاتھ پاؤں کے تلوؤں اور ہتھیلیوں کے -

۴- وقت :- یعنی ہر نماز کو اس کے وقت کے ساتھ ادا کرنا - یعنی جو نماز پڑھنا ہو اس نماز کا وقت ہونا چاہیے -

۵- قبلہ:- یعنی قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنا۔
۶- مباح:- یعنی نماز پڑھنے کی جگہ کا مباح ہونا۔ کیونکہ چھینی ہوئی یا زبردستی قبضہ کی ہوئی یا غصبی جگہ پر نماز درست نہیں ہے۔

"واجباتِ نماز"

واجباتِ نماز حسبِ ذیل ہیں:-

۱- قیام۔ یعنی کھڑا ہونا۔
۲- نیت۔ یعنی جس وقت کی نماز پڑھے اس کی نیت کرنا۔
۳- تکبیرۃ الاحرام:- یعنی نیت کے بعد اللّٰہُ اکبر کہنا۔
۴- سورہ حمد اور کوئی دوسرا سورہ پڑھنا۔
۵- رکوع:- یعنی رکوع کرنا۔
۶- سجود۔ یعنی سجدہ کرنا۔
۷- ذِکر۔ یعنی نماز میں رکوع میں اور سجدے میں ذکر کرنا۔
۸- ترتیب:- یعنی نماز کے قاعدے کے مطابق صحیح ترتیب

۹- موالات :- یعنی نماز میں ایک رکن کے بعد دوسرے رکن کو
مسلسل ادا کرنا۔

۱۰- تشہد :- یعنی دو رکعت کے بعد بیٹھ کر شہادتین اور درود
پڑھنا۔

۱۱- سلام :- یعنی نماز تمام کرتے وقت سلام پڑھنا۔

۱۲- طمانیت :- رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اور دونوں
سجدوں کے درمیان ذرا سا ٹھہرنا۔

"واجب رکنی"

واجب رکنی اس کو کہتے ہیں جس کے عمداً یا سہواً چھوٹ
جانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور وہ حسب ذیل ہیں:-

۱- قیام :- درحالت تکبیرۃ الاحرام = یعنی "اللہ اکبر"
(تکبیرۃ الاحرام) کہتے وقت کھڑا رہنا۔

۲- تکبیرۃ الاحرام :- یعنی نیت کے بعد اللہ اکبر کہنا۔

۳- قیام متصل بہ رکوع :- یعنی رکوع میں جانے کے ~~بعد سیدھا کھڑا ہونا~~
~~اللہ اکبر کہنے سے قبل~~

۴- رکوع :-

۵- سجدتین :- یعنی دونوں سجدے۔

قرات کے بعد رکوع میں جانے کیلئے تکبیر کہنے سے قبل
معمولی سا سکوت کرنا

اِن پانچوں واجبات کو واجبات رکنی کہتے ہیں کہ ان میں سے کوئی رکن بھی اگر بھولے سے یا جان بوجھ کر چھوٹ جائے تو نماز باطل ہوجاتی ہے۔

"واجب غیر رکنی"

واجب غیر رکنی نماز کے اُن واجبات کو کہتے ہیں کہ جن کے عمداً یعنی جان بوجھ کر چھوڑ دینے سے نماز باطل ہوجاتی ہے لیکن اگر سہواً یعنی بھولے سے چھوٹ جائے تو اس کا تدارک ممکن ہے۔ مثلاً تشہد پڑھنا اگر کوئی شخص بھول جائے اور اثنائے نماز میں یاد آجائے کہ تشہد نہیں پڑھا تو نماز ختم کرنے کے بعد تشہد پڑھے اور سجدۂ سہو بجالائے۔ اس تدارک سے اس کی نماز درست ہوگی۔

واجباتِ نماز میں جو واجب رکنی بیان ہوئے۔ ان کے علاوہ سب واجب غیر رکنی ہیں۔

اوقاتِ نماز

ہر روز پانچ وقت کی نماز واجب ہے۔

صبح کی دو رکعت۔ ظہر کی چار رکعت، عصر کی چار رکعت، مغرب کی تین رکعت، عشاء کی چار رکعت، ان نمازوں کے پڑھنے کی ترکیب یہ ہے کہ نماز پڑھنے کے قبل ہر طرح کی نجاست سے بدن اور کپڑوں کا پاک ہونا اور وضو یا غسل یا ضرورت پر تیمم کر لینا ضروری ہے۔

"وضو کی ترکیب"

پاک پانی سے پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹے تک دو مرتبہ دھوئے۔ پھر تین مرتبہ کلی کرے۔ پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے پھر وضو کی نیت اس طرح کرے کہ "وضو کرتا ہوں میں واسطے دور ہونے حدث اور مباح ہونے نماز کے واجب قربۃ الی اللہ" پس نیت کے ساتھ ہی ایک چلو پانی منھ پر ڈالے۔ اس طرح کہ

ابتدائی پیشانی سے ٹھڈی کے نیچے تک اور چوڑائی میں دونوں کانوں کی جڑ کے قریب تک دھوئیے۔ اس کے بعد داہنے ہاتھ کی کہنی کے کچھ اوپر سے انگلیوں کے سرے تک دھوئیے۔ اس کے بعد بائیں ہاتھ کو بھی اسی طرح دھوئیے۔ پھر سر کا مسح کرے یعنی ہاتھ کی انگلیاں تالو سے بالوں کی انتہا تک کھینچیے اس کے بعد داہنے ہاتھ سے داہنے پاؤں کا اور بائیں ہاتھ سے بائیں پاؤں کا یعنی دونوں پاؤں کی انگلیوں سے گٹے تک مسح کرے۔

تیمم

اگر پانی ضرر کرتا ہو، یا نہ ملتا ہو، یا غصبی ہو اور وقت نماز کا تنگ ہو تو غسل یا وضو کے بدلے تیمم کرنا چاہیئے۔

پہلے نیت کرے کہ تیمم کرتا ہوں بدلے غسل یا وضو کے واسطے مباح ہونے نماز کے واجب قربۃً الی اللہ اس کے بعد فوراً دونوں ہاتھوں کو ایک مرتبہ خاک پر مارے۔ بعد اس کے ہاتھوں کو ملا کر پیشانی کے اوپر سے ناک تک کھینچے۔ اس کے بعد بائیں ہتھیلی سے داہنے ہاتھ کی پشت پر اور اسی طرح داہنی ہتھیلی سے بائیں ہاتھ کی پشت پر گٹے سے انگلیوں

سر ے تک مسح کرے۔ مٹی پاک ہو کوئی چیز اس میں ملی نہ ہو۔
اور ہاتھ سے انگوٹھی وغیرہ اتار ڈالے۔

"اذان"

وضو کے بعد جب نماز کا قصد کرے تو پہلے اس طرح
چار مرتبہ باواز بلند اَللّٰہُ اَکْبَرُ (خدا بزرگ ہے) کہے پھر
دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہے پھر دو مرتبہ
کہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ دو مرتبہ کہے۔
گواہی دیتا ہوں کہ بہ تحقیق محمد اللہ کے رسول ہیں۔
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہ دو مرتبہ کہے۔ اَشْهَدُ اَنَّ اَمِیْرَ
گواہی دیتا ہوں کہ بہ تحقیق محمد اللہ کے رسول ہیں گواہی دیتا ہوں کہ بہ تحقیق
الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ
علی مومنین کے امیر اور متقیوں کے امام اللہ کے ولی ہیں پیغمبر خدا کے وصی اور خلیفہ
بلا فصل۔ پھر دو مرتبہ کہے۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ
بلا فاصلہ ہیں۔ نماز کے لئے آمادہ ہو
دو مرتبہ کہے۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح دو مرتبہ کہے حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلْ
فلاحیت کے لئے آمادہ ہو بہترین عمل کیلئے آمادہ ہو
پھر دو مرتبہ کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ بزرگ ہے۔ پھر دو مرتبہ کہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

بعد اس کے بیٹھ جائے اور یہ دُعا پڑھے :-

"دُعا بعد اذان"

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا وَّعَیْشِیْ قَارًّا وَّعَمَلِیْ

اے پالنے والے میرے قلب کو نیک اور میرے عیش کو برقرار اور عمل کو

سَارًّا وَّرِزْقِیْ دَآرًّا وَّاَوْلَادِیْ اَبْرَارًا وَّاجْعَلْ

جاری رکھ اور میرے رزق کو ہمیشگی اور میری اولاد کو نیکوکاری عطا فرما اور

لِّیْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میرے لئے اپنے نبی حضرت محمد مصطفٰے کے نزدیک قبر عطا فرما اور ان پر اللہ

مُسْتَقَرًّا وَّقَرَارًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

کی رحمت و درود ہو اور ان کی آل پر سلام۔ استقرار اور برقراری اپنی رحمت کے ساتھ عطا فرما۔ دعا پڑھنے کے بعد اس طرح اقامت کہے

اقامت

اَللّٰہُ اَکْبَرُ دو مرتبہ ۔ بعد اس کے سب ارکان اذان

کی طرح بجا لائے مگر بعد حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ کے دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کو زیادہ کرے۔ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک مرتبہ کہے بعد اس کے نماز شروع کرے۔

ترکیب نماز

اقامت کے بعد سیدھا کھڑا ہو۔ قبلہ کی طرف منھ کر کے اور اس طرح نیت کرے کہ "نماز پڑھتا ہوں میں (مثلاً) صبح کی دو رکعت واجب قربۃً الی اللہ" اس کے ساتھ ہی تکبیر کہے۔ یعنی اللہ اکبر بآوازِ بلند کہے۔ بعد اس کے حمد مع بسم اللہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

سب تعریف اللہ کے لئے جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے۔ جو بڑا رحم کرنے والا ہے

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝

قیامت کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ

ہم کو راہِ مستقیم کی ہدایت کر ان لوگوں کی راہ پر جن پر اپنی رحمت

عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ہ

نازل فرمائی نہ ان لوگوں کی راہ پر جن پر تونے اپنا عذاب نازل کیا اور نہ گمراہوں کی۔

بعد الحمد کے جو دوسرا سورہ چاہے پڑھے اختیار ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن الرحیم ہے۔

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ہ وَمَا اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ

بہ تحقیق ہم نے قرآن شب قدر میں نازل کیا۔ اور تو نہیں جانتا کہ شب قدر کیسی ہے۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ہ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ہ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ

شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے اپنے پروردگار کے حکم سے اس شب میں ملائکہ

وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ھُوَ

اور روح نازل ہوتے ہیں یہ شب عابدوں کے لئے ہر امر میں باعثِ سلامتی ہے

هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ہ

یہاں تک کہ طلوع صبح ہو۔

پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے اور تین مرتبہ سُبْحَانَ

رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ کہے۔ یعنی تسبیح کرتا ہوں میں اپنے پروردگار

بزرگ کی اور حمد اس کی۔ پھر سیدھا کھڑا ہو اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

حَمِدَهٗ کہے۔ (خداوند عالم اس کا کلام سنتا ہے جو اس کی حمد کرتا ہے)

پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جائے اور تین مرتبہ کہے۔
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ (یعنی) تسبیح کرتا ہوں اپنے
پروردگار کی جو سب سے زیادہ بزرگ ہے۔ اور حمد اس کی)۔
بعد اس کے سر اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر بیٹھے اور ایک مرتبہ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
(بخشش چاہتا ہوں اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی) کہے۔ پھر
اللہ اکبر کہے اور دوبارہ سجدے میں جائے اور تین بار کہے
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ
اور سجدے سے سر اٹھائے۔ پھر اللہ اکبر کہے اور بیٹھے۔ بعد اس کے
بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ (یعنی)
(اسی اللہ کی قوت اور مدد سے کھڑا ہوتا ہوں اور بیٹھتا ہوں)
کہہ کر سیدھا کھڑا ہو۔ (رکعت اوّل تمام ہوئی)

رکعت دوم

مثل رکعت اوّل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر سورۂ
حمد پڑھے اس کے بعد سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھے۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ

کہہ دو اے رسول کہ اللہ ایک ہے۔ اور وہ بے نیاز ہے کوئی اس سے

وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

پیدا نہیں ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا مثل ہے۔

اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو منہ کے برابر اٹھائے اور

دعائے قنوت پڑھے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

اے ہمارے پالنے والے قیامت کے دن ہمکو اور ہمارے والدین اور

يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا

تمام مومنین کو بخش دے۔ پروردگار ہماری اور تمام

وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا

مومنین کی بخشش کر اور دنیا و آخرت میں عافیت عطا فرما

وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

بہ تحقیق کہ تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

اس کے بعد درود پڑھے اور مثل رکعت اول کے رکوع اور

دونوں سجدے بجالائے۔ جب سجدے سے سر اٹھائے تو

اللہ اکبر کہہ کر دو زانو بیٹھے اور تشہد پڑھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ

گواہی دیتا ہوں کہ کوئی خدا سوائے اللہ کے نہیں ہے خدا ایک ہے اور اس کا کوئی شریک

لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفٰے اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اس کے بعد درود پڑھے اگر نماز دو رکعتی ہے تو یوں سلام پڑھے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اے پیغمبر خدا۔ آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ

سلام ہو ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر اور سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

سب پر اور اللہ کی رحمت اور برکت۔

اگر نماز ۳ رکعتی ہو یا چار رکعتی تو سلام نہ پڑھے۔ اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو اور فقط سورۂ حمد یا ایک مرتبہ یہ تسبیح اربعہ:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ پاک وپاکیزہ ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے

تین مرتبہ پڑھکر ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں) پڑھے اور رکوع اور دونوں سجدے مثلِ سابق بجالائے۔ پس اگر نماز سہ رکعتی ہے تو بعد تیسری رکعت کے اور اگر چار رکعتی ہے تو بعد چوتھی رکعت کے تشہد اور سلام پڑھ کر نماز تمام کرے۔ پھر تین مرتبہ "اللہ اکبر" ہاتھوں کو کانوں تک لے جاکر کہے۔ اس کے بعد دُرود اور تسبیح جناب سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا ۳۴ مرتبہ "اللہ اکبر" اور ۳۳ مرتبہ "الحمد للہ" اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ پڑھے۔

اس کے بعد دعائیں اور قرآنِ مجید اور جوشنین وغیرہ پڑھے۔ اور بواسطۂ پنجتنِ پاک اور دوازدہ امام برادرانِ مومن زندہ اور مردہ کے لئے دعائے خیر کرے اور اپنی حاجتیں خدا سے طلب کرے اور اس کے بعد زیارتِ امام حسینؑ علیہ السلام روضۂ اقدس کی طرف اشارہ کر کے پڑھے۔

زیارت

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَیِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اس زیارت سے فارغ ہو کر وائیں طرف کو ذرا مڑ کر اور مشہدِ مقدس کی طرف رُخ کر کے زیارت امام رضا علیہ السّلام انگشتِ شہادت سے اشارہ کر کے پڑھے :-

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا غَرِیْبَ الْغُرَبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُعِیْنَ الضُّعَفَآءِ وَالْفُقَرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَنِیْسَ النُّفُوْسِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْمَدْفُوْنُ بِاَرْضِ طُوْسٍ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

پھر قبلہ رُو ہو کر زیارت جناب صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ اس طرح پڑھے :-

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ الرَّحْمَانِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَاطِعَ الْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَافِعَ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ
عَجَّلَ اللّٰهُ فَرَجَكَ وَسَهَّلَ اللّٰهُ مَخْرَجَكَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

واجباتِ نماز

یعنی وہ افعال جن کے ترک کرنے سے نماز باطل ہوتی ہے

۱۔ قیامِ مطلق : ________ !
۲۔ نیت : ________ !
۳۔ تکبیرۃ الاحرام : ________ !
۴۔ قرأتِ حمد : ________ !
۵۔ قرأتِ سورۂ دیگر : ________ !
۶۔ رکوع : ________ !
۷۔ سجود : ________ !

۸- ذکرِ رکوع و سجود : ______________ !

۹- تشہد : ______________ !

۱۰- صیغہ سلام کا : ______________ !

۱۱- ترتیب : ______________ !

۱۲- موالات : ______________ !

مُبطلاتِ نماز

(یعنی وہ چیزیں جو نماز کو باطل کرتی ہیں)

۱- حدث : یعنی شکستہ وضو و غسل

۲- استدبار : یعنی رُو گردانی قبلہ سے

۳- تکفیر : یعنی بلا موقعہ تقیہ کے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا

۴- کلام :

۵- خندہ : یعنی قہقہہ مار کر ہنسنا یا مُسکرانا۔

۶- رونا : بلاخوفِ خدا کے۔

۷- فعلِ ماحی الصلوٰۃ : یعنی ایسا فعل جو انسان کو صورتِ نماز گزار سے باہر کر دے

۸- کھانا :

۹- پسینا :-

۱۰- آمین کہنا :

۱۱- شکِ مبطل درمیان رکعتوں کے

۱۲- کمی یا بیشی رکن کی عمداً یا سہواً اور غیر رکن کی عمداً

شکیاتِ نماز

اگر دو رکعتی نماز مثلاً صبح یا سہ رکعتی نماز مثلاً مغرب یا چار رکعتی نماز کی اوّل دو رکعتوں کے درمیان شک ہو اور ذرا تامل سے شک رفع نہ ہو تو نماز باطل ہے اور نئے سرے سے نماز پڑھنا لازم ہے۔

اور اگر چار رکعتی میں رکوع سے پہلے یا دونوں سجدے کامل کرنے سے پہلے یہ شک ہو کہ یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو بھی ہر دو صورت میں نماز باطل ہے۔ اور اگر یہی شک سجدہ کامل کرنے کے بعد ہو تو اس صورت میں نماز صحیح ہے اور اس کو تیسری رکعت سمجھ کر نماز ختم کرے بعد ازاں دو رکعت بیٹھ کر یا ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھے اور نیت کرے کہ "نمازِ احتیاط پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ" اس نماز میں صرف

سورۂ حمد آہستہ پڑھی جاتی ہے، دوسری سورت اور قنوت کچھ
نہیں، باقی سب اعمال بدستور ہیں۔ اگر قبل رکوع یا قبل اکمالِ
سجد تین دو اور چار میں شک ہو تو بھی نماز باطل ہے اور سجدوں
کی تکمیل کے بعد یہ صورت واقع ہو تو چار پر بنا رکھے یعنی چوتھی
رکعت سمجھ کر نماز تمام کرے۔ پھر دو رکعت نمازِ احتیاط
صرف سورۂ حمد کے ساتھ بغیر قنوت کھڑے ہو کر پڑھے اگر
تین اور چار کے درمیان شک ہو خواہ کسی حالت میں ہو
چار پر بنا رکھ کر نماز ختم کرے۔ پھر دو رکعت نمازِ
احتیاط مذکور بیٹھ کر یا ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھے۔
صورت اوّل بہتر ہے اور اگر چار یا پانچ کے درمیان شک ہو
اگر قبل از رکوع ہے تو اسی وقت بیٹھ جائے۔ اور تشہد
اور سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔ ایک رکعت کھڑے ہو کر
یا دو رکعت بیٹھ کر نماز احتیاط بجالائے اور دو سجدے
سہو کے بھی بجالائے اور اگر شک کے وقت تسبیحات اربعہ
یا سورۂ حمد شروع کر چکا ہے تو دو سجدے سہو کے اور بھی کرے
اور اگر رکوع کے بعد اور سجدوں کے درمیان چار یا پانچ میں شک
ہو تو چار پر بنا رکھ کر نماز کو ختم کرے بعد ازاں دو سجدے

کرے اور پھر احتیاطاً نماز کا اعادہ بھی کرے اور اگر سجدے کے بعد چار اور پانچ میں شک ہو تو اسی طرح بیٹھا رہے۔ اور تشہد اور سلام پڑھ کر نماز تمام کرے اور سجدے سہو کے بجالائے۔ نماز صحیح ہے اور اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اِحکامِ سہویات

(سہویات کی چند قسمیں ہیں)

۱۔ "طہارت میں سہو ہو"۔ مثلاً ایک شخص اپنے آپ کو باوضو خیال کر کے نماز پڑھنے لگے اور اثنائے نماز میں یاد آجائے کہ وضو نہ تھا تو اس کی نماز باطل ہے اور غسل اور تیمم کا بھی یہی حکم ہے۔

۲۔ "نجاست کے دُور کرنے میں سہو ہو"۔

مثلاً میرا بدن اور لباس نجس تھا نماز باطل ہے۔

۳۔ "قبلہ میں سہو ہو"۔

پس اگر نماز پڑھتے ہوئے تحقیق ہو جائے کہ جتنی نماز

پڑھی ہے وہ پشت بہ قبلہ یا اس سے دائیں یا بائیں رُخ
کرکے پڑھی ہے نماز باطل ہے۔

۴۔ "مکان میں سہو ہو"

مثلاً ایک جگہ کو مباح سمجھ کر نماز شروع کی۔
اثنائے نماز میں معلوم ہوا کہ وہ جگہ غصبی ہے اس حالت
میں اگر کوئی امرِ مبطل نماز بجالائے بغیر مکانِ مباح
میں جا سکتا ہو تو وہاں چلا جائے اور باقی نماز وہاں
جاکر تمام کرے۔ اور اگر ممکن نہ ہو تو نماز توڑ دے
اور مباح مکان میں جاکر از سرِ نو نماز پڑھے۔

۵۔ "لباس میں سہو ہو"

پس اگر نماز میں معلوم ہو جائے کہ لباس ایسی
چیز کا بنا ہوا ہے کہ جس میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور
اس کے پہلے خبر نہ تھی اب اگر وہ کسی امرِ مبطل نماز کو بجالائے
ہوئے بغیر اس لباس کو اتار سکتا ہے تو اتار کر باقی نماز
تمام کرے۔ اور اگر نہ اتار سکتا ہو تو نماز قطع کرکے
از سرِ نو بے عیب لباس پہن کر نماز شروع کرے۔
اگر سہواً نماز میں کمی ہو جائے اور بعد میں یاد آئے اگر وہ رکن ہے

اور وہ ابھی دُوسرے رکن میں داخل نہیں ہوا ہو تو واپس ہو کر اس رکن کو بجا لائے۔ اور اگر دوسرے رکن میں داخل ہو چکا ہے تو نماز باطل ہے اور اگر وہ گم شدہ جزو رکن نہیں ہے اور ابھی اس کے بجا لانے کا موقع ہے تو اس کو بجا لائے۔ اور اگر موقع گزر گیا تو کچھ ہرج نہیں ہے۔ اور اگر زیادتی ہو جائے اور وہ زیادتی رکن ہے تو نماز باطل ہے۔ اور اگر رکن نہیں ہے تو نماز باطل نہیں ہے۔ بعد نماز دو سجدے سہو کے کرے۔

"نمازِ احتیاط"

جس کسی نماز میں شک واقع ہوا اس کا سلام پڑھنے کے بعد باوضو نیت کرے کہ میں دو رکعت بیٹھ کر یا ایک رکعت کھڑے ہو کر نماز احتیاط فلاں کمی کے واسطے پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہوں واجب قربۃً الی اللہ پھر تکبیر کہہ کر نماز شروع کر دے۔

نوٹ:۔ ۱۔ ہر رکعت میں سورۂ حمد پڑھے۔

۲- قنوت نہ پڑھے۔

۳- تمام نماز آہستہ پڑھے۔

۴- باقی نماز بدستور ہے۔

"سجدۂ سہو"

اوّل نیت کرے سجدۂ سہو کرتا ہوں میں بوجہ فلاں شک کے۔ قربۃً الی اللہ پھر اللہ اکبر دو سجدے نماز کی طرح بجالائے۔ مگر سجدوں میں یہ ذکر کرے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

دونوں سجدے کر کے بیٹھے اور تشہد پڑھے اور سلام میں صرف آخری سلام اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ پڑھے۔

مرد اور عورتوں کی نماز میں فرق	
مرد	**عورت**
۱- صبح اور مغرب عشاء کی پہلی دو رکعت مع ذکر رکوع و سجود بآوازِ بلند مع بسم اللہ پڑھے اور باقی آہستہ پڑھے۔	ہر نماز پوری آہستہ آہستہ پڑھنا چاہیے۔
۲- دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں ملا کر حالتِ قیام میں زانو پر رکوع میں گھٹنے پر سجدے میں منہ کے سامنے کہنیاں اُونچی کرکے پھیلا کے رکھے۔	دونوں ہاتھوں کو قیام میں سینے پر اور رکوع میں گھٹنے سے اُوپر سجدے میں منہ کے سامنے زمین اور بدن سے ملا کے رکھے
۳- بحالت قیام دونوں پاؤں میں فاصلہ تین انگل سے کم اور ایک	دونوں پاؤں جوڑ کر کھڑی ہو

عورت	مَرد
	بالشت سے زیادہ نہ ہو۔
دونوں گھٹنے کھڑے کر کے چوتڑوں کے بَل بیٹھے۔	۴۔ دوزانو دونوں پاؤں باہر نکال کر داہنے پاؤں کی پُشت بائیں پاؤں کے تلوے سے مِلا کے رکھے۔
پہلے بیٹھ جائے تب سجدے میں جائے۔	۵۔ سجدے میں جانے کے وقت پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھے۔

طریقِ نمازِ جماعت

نمازِ جماعت ایک امام اور ایک ماموم (یعنی پیچھے نماز پڑھنے والا) صرف دو آدمیوں سے بھی ہوسکتی ہے۔ نیّت اس طرح کرے:۔

"نماز پڑھتا ہوں میں اتنی رکعت پیچھے اس اِمام یا پیش نماز کے ادائے واجب قربۃً الی اللہ"۔

مگر ماموم یہ نیّت امام کی نیّت کے بعد کرے۔ ماموم کو چاہیئے کہ پہلی اور دوسری رکعت میں حمد و دیگر سورہ خود نہ پڑھے بلکہ امام کے پڑھنے کو سُنتا رہے اگر کِسی وجہ سے اِمام کی آواز نہ سنائی دیتی ہو تو آہستہ آہستہ صرف سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھتا رہے۔ باقی رکوع اور سجدوں کے تمام اُمور امام کے پیچھے بجالاوے۔ اگر ماموم کسی وجہ سے پہلی رکعت میں شامل نہ ہوسکا اور دوسری رکعت میں قبل از رکوع شامل ہوا ہے۔ تو

جس وقت امام تشہد پڑھے تو ماموم کو چاہیے کہ زانوؤں کو زمین سے اٹھا کر اور ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کر چپ بیٹھا رہے۔ اور تشہد بہ نیت متابعت پڑھتا رہے۔ اور جب امام کھڑا ہو تو ماموم کو بھی ساتھ ہی کھڑا ہونا چاہیے۔ تیسری رکعت میں جب امام سلام ادا کرے تو ماموم کو چاہیے کہ سلام شروع کرنے کے عین اس وقت پر اٹھ کر اپنی تیسری رکعت ادا کرے اگر نماز چار رکعتی ہو تو جب امام تیسری رکعت پڑھ کر اٹھے تو ماموم جلدی سے تشہد ادا کر کے امام کے ساتھ قیام میں شامل ہو جائے۔ کیونکہ رکوع اور سجدوں کی حالت میں امام کے ساتھ شامل ہونا ضروری ہے۔

"نمازِ عیدین"

عید اور بقر عید کی ۲ دو رکعت نماز دن چڑھے سے دوپہر تک پڑھنی چاہیے۔ اِن دونوں نمازوں کے شرائط میں بھی مثل نماز جمعہ کے اختلاف ہے۔

"نمازِ عیدین کی ترکیب"

صرف تین مرتبہ الصَّلوٰۃ کہے اور قبلہ رُخ کھڑے ہو کر نیّت کرے کہ دو رکعت نماز عید فطر یا عید اضحیٰ کی پڑھتا ہوں سُنت قربتہً الی اللہ اس کے ساتھ ہی اللہ اکبر کہہ کر سُورہ حمد اس کے بعد یہ سُورہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝ الَّذِىْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝
وَالَّذِىْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ وَالَّذِىْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝
فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝ اِلَّا
مَا شَآءَ اللّٰهُ ۝ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝
وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝
سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝ الَّذِىْ
يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا
يَحْيٰى ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ
فَصَلّٰى ۝ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝

صُحُفِ اِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسٰی ○

پھر تکبیر کہہ کے ہاتھوں کو منھ کے برابر اٹھا کے یہ دعائے قنوت پڑھے۔

"دُعَائے قنوت"

اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ وَاَھْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَھْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَۃِ وَاَھْلَ التَّقْوٰی وَالْمَغْفِرَۃِ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لِلْمُسْلِمِیْنَ عِیْدًا وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ذُخْرًا وَکَرَامَۃً وَشَرَفًا وَمَزِیْدًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْہِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ اَخْرَجْتَ مِنْہُ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِہٖ عِبَادُکَ الْمُخْلِصُوْنَ۔

پھر تکبیر کہہ کر اسی قنوت کو پڑھے اور ہر تکبیر کے بعد قنوت کہتا جائے جبکہ پانچ قنوت اور پانچ تکبیریں پوری ہو جائیں تو رکوع و سجود

مثلِ نماز صبح کے بجالائے۔ پھر دوسری رکعت کے واسطے
بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہہ کر سیدھا کھڑا
ہو۔ اور بعد سورہ حمد کے یہ سورہ پڑھے:۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا
وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا
وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا
وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا
وَتَقْوٰهَا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ
مَنْ دَسّٰهَا كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا اِذِ انْۢبَعَثَ
اَشْقٰهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ
وَسُقْيٰهَا فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ
عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰهَا
وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا۔

پھر چار مرتبہ بطریقِ سابق قنوت پڑھے اور اسی طرح
ہر قنوت کے بعد تکبیر کہتا جائے جب چار قنوت اور چار تکبیریں پوری
ہو جائیں تب رکوع و سجود و تشہد و سلام مثلِ نماز صبح کے پڑھ کر

تمام کرے۔

اسی طرح بقرعید کی نماز پڑھنا چاہیے اور اس روز غسل کرنا اور زیارت امام حسین پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ اور زیر آسمان غسل نہ کرے۔ اور پیش از غسل یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَاِتِّبَاعَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ۔

پس بسم اللہ کہہ کر غسل کرے اور بعد فراغ یہ کہے:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ كَفَّارَةً لِذُنُوْبِيْ وَطَهِّرْ دِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّيَ الدَّنَسَ۔

اِحکامِ میّت

جب کسی شخص کی موت کا وقت قریب ہو تو وہاں موجود لوگوں پر واجب ہے کہ مرنے والے کو مرد ہو یا عورت۔ لڑکا ہو یا جوان، قبلہ رُخ اس طرح چت لٹادیں کہ اس کا منھ اور پیر کے دونوں تلوے قبلہ کی طرف رہیں۔

"غسلِ مسِ میّت"

آدمی کا مردہ یا جسم کا ٹکڑا۔ ہڈی دار یا بے ہڈی کا زندہ سے وہ ٹکڑا جدا کیا گیا ہو یا مُردہ سے۔ ٹھنڈا ہونے کے بعد اور مسلم کا مردہ غسل کے پہلے چھونے سے غسل واجب ہوتا ہے اس غسل کے بعد نماز وغیرہ کے لئے وضو کرنا لازم ہے۔

"تصریح"

مُردہ کا جزو جس میں جان نہیں ہوتی جیسے بال۔ ناخن،

دانت چھونے سے یا مُردہ کے بدن کی کسی بے جان چیز کو چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ لبعض علماء نے جیسے سرکار مرزا محمد کاظم صاحب طباطبائی نے فرمایا غسل کرنا احوط ہے۔

غسلِ میت

مسلمان کے مُردے کو غسل دینا واجب ہے بلکہ سینہ یا محض ہڈی یا بدن کا ایسا ٹکڑا جس میں سینہ کی یا دوسری ہڈی لگی ہو۔ یا چار مہینہ سے زیادہ کا حمل گر گیا ہو ان سب کو تین غسل دینا واجب ہے۔

۱۔ بیر کے پانی سے : ________________ !

۲۔ کافور کے پانی سے : ________________ !

۳۔ خالص پانی سے : ________________ !

غُسل کی ترکیب

پہلے میت کے سارے جسم کی نجاست بلکہ میل وغیرہ کو بھی بلیسن سے آہستہ آہستہ مَل کر چھڑائے اس کے بعد بدن پاک کرے۔ اس کے بعد بیر کی تھوڑی پتی کچل کر پانی میں ملائے اور نیت کرے کہ

اس میت کو غسل دیتا ہوں میں آب سدر سے واجب قربۃً الی اللہ

اس کے بعد اسی پانی سے پہلے میت کا سر گردن دھوئے۔ پھر ذرا کروٹ کر کے اس کے داہنی طرف کو گردن سے پیر کی طرف انگلیوں تک پھر اسی طرح بائیں جانب کو اچھی طرح سے دھوئے۔ اس کے بعد دوسرے خالص پانی میں تھوڑا سا کافور منگا کر پھر نیت کرے کہ غسل میت دیتا ہوں آب کافور سے واجب قربۃً الی اللہ اور اس پانی سے بھی اسی طرح غسل دے۔ اس کے بعد خالص پانی سے اسی طرح غسل دے۔

"طریقہ حنوط"

مردہ کو غسل دینے کے بعد اس کے ساتوں مقام سجدہ یعنی دونوں پیر کے انگوٹھے، دونوں گھٹنے اور پیشانی اور دونوں ہتھیلیوں پر مع انگلیوں کے (اگر یہ اعضاء موجود ہوں) کافور ملنا واجب ہے بشرطیکہ وہ مردہ شہید اور حالت احرام میں نہ مرا ہو۔

قاعدہ کفن

میت کو مرد کی ہو یا عورت کی تین کپڑے دینا واجب ہے،

پیراہن، لنگی، چادر، مگر مرد کی میت کو علاوہ ان واجبی کپڑوں کے ایک ران پیچ اور ایک عمامہ اور چادر۔

عورت کی میت کو ایک ران پیچ اور مقنعہ اور سینہ بند اور اوڑھنی اور چادر دینا مستحب ہے۔

بردیمانی دینا دونوں کے لئے مستحب ہے۔

تصریح

مرد کو مرد اور عورت کو عورت غسل دے اور کفن پہنائے، مگر عورت اپنے شوہر کو اور مرد اپنی زوجہ کو غسل و کفن دے سکتا ہے

کفن پہنانے کا طریقہ

(مرد کے مردہ کو) پہلے چادر بچھا دیں۔ اس کے اوپر پیراہن گریبان کو پھاڑ کر آدھا بچھا دیں۔ اور آدھا سر کی جانب نکلا رہنے دیں۔ پھر نصف چادر سے نیچے پیر کی جانب لنگی بچھا دیں۔ اور اس لنگی کا ایک سرا جو کمر سے متصل رہے گا۔ طول میں پھاڑ دیں تاکہ کمر میں بندھ جائے۔ پھر ان کپڑوں پر میت کو لٹا کر لنگی کا سرا جو پھٹا ہوا ہے پہلے کمر میں اس طرح باندھیں کہ وہ گرہ ناف پر

پڑے ۔ اس کے بعد شرم گاہ پر میت کے اچھی طرح روئی رکھ کر دوسرا سِرا اس لنگی کا اس بندھی ہوئی گرہ سے اس طرح نکالیں کہ مثل لنگوٹ کے ہو جائے اور روئی نہ گِرنے پائے ۔ اس کے بعد دونوں پیروں کو مِلا کر اس لنگی سے لپیٹ دیں، بعدہٗ پیراہن جو سر کی جانب نکلا ہے پہنا دیں ۔ اگر عمامہ ہے تو سر پر باندھ کر دونوں سرے اس کے سینہ پر ڈال دیں ۔ اور جریدتین یعنے دو لکڑیاں چھوٹی چھوٹی بیر کی یا خرمے کی یا بید شاخِ تازہ مل جائے شہادتین لکھ کر اس پر روئی لپیٹ کر ایک داہنی طرف جسم سے مِلا کر ہنسلی سے بغل کے نیچے کمر تک اور دوسری بائیں جانب پیراہن کے اُوپر بغل میں رکھیں اس کے بعد چادر دونوں طرف سے لپیٹ کر سر اور پیر اور کمر کے پاس باندھیں تاکہ علیحدہ نہ ہو جائے۔

عورت کے مُردہ کو پہلے سینہ بند باندھ کر پیراہن پہنائیں اور مقنعہ کے بعد اوڑھنی اس کے بعد چادر ۔

نمازِ میت

جنازہ کو اس طرح رکھیں کہ سر اس کا نماز پڑھنے والے کے داہنی جانب اور پیر بائیں جانب رہیں ۔

اگر عورت کی میت ہے تو پیش نماز سینہ کے مقابل درنہ کمر کے مقابل کھڑا ہو۔ نیت کرے کہ اس میت پر نماز پڑھتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ" ساتھ ہی اس کے تکبیر کہے ایک مرتبہ۔

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ۔

پھر اللہ اکبر کہہ کر ایک مرتبہ کہے :۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ۔

پھر کہے :۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

پھر اللہ اکبر کہہ کر اگر میت ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ وَاغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اگر میت عورت کی ہے تو اس دعا کو یوں پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ اَمَتُکَ وَابْنَۃُ عَبْدِکَ وَابْنَۃُ اَمَتِکَ نَزَلَتْ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِھَا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعْلَمُ مِنْھَا اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِھَا مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتْ مُحْسِنَۃً فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِھَا وَاِنْ کَانَتْ مُسِیْئَۃً فَتَجَاوَزْ عَنْھَا وَاغْفِرْ لَھَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِھَا فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْھَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اگر میت نابالغ کی ہے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِاَبَوَیْہِ وَلَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَّ اَجْرًا

تشریح

میت کی تجہیز و تکفین وغیرہ اس کا وارثِ قریب کرے یا اس کی اجازت سے غیر شخص۔ اگر کوئی وارث نہ ہو تو مومنین کو اختیار ہے۔ چار مہینے کا حمل گر جائے تو اس کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر بغیر غسل و نماز کے دفن کر دینا واجب ہے۔ چھ برس یا چھ برس سے زائد کا لڑکا مر جائے تو اسکی نمازِ جنازہ واجب ہے۔ اس سے کم کی مستحب۔

ثوابِ نمازِ جنازہ

جنابِ رسولِ خدا سے مروی ہے کہ جو شخص میت پر نماز پڑھے تو اس پر ہزار فرشتے نماز پڑھیں گے اور سب گناہ اس کے بخشے جاتے ہیں۔ اگر اس وقت موجود رہے کہ میت کو قبر میں رکھیں اور مٹی ڈالیں پس جو قدم اٹھائے گا۔ لکھا جائے گا۔ ثواب مثل کوہِ اُحد کے اور حق تعالٰی بہشت کو اس پر واجب کرتا ہے۔ بشرطیکہ منافق اور عاق الوالدین نہ ہوں۔

کاندھا دینے کا طریقہ

جنازہ اٹھانے والوں کا رُخ میّت کے سر کی جانب ہونا چاہیئے۔ ایک آدمی میّت کے داہنے شانے کو اور دوسرا آدمی اس کے داہنے پیر کو اپنے کاندھے پر اٹھائیں اسی طرح دُو آدمی میّت کے بائیں شانے کو اور دوسرا میّت کے بائیں پیر کو اپنے اپنے بائیں کاندھے پر اٹھائیں۔ چند قدم لے جانے کے بعد جو آدمی میّت کے داہنے شانے کو اٹھائے ہو میّت کے داہنے پیر کی جگہ آجائے۔ اور وہاں کا آدمی بائیں پیر کی جگہ اور وہاں کا آدمی میّت کے بائیں شانے کی جگہ، اور یہاں کا آدمی میّت کے پائینتی سے ہوکر اس کے داہنے شانے کی جگہ چلا جائے۔ اسی طرح برابر کاندھا بدلتے ہوئے قبر تک لے جائیں۔

طریقۂ دفن

میّت کو زمین میں اس طرح چھپانا کہ درندوں، اور بدبو پھیلنے سے محفوظ رہے۔ واجب ہے۔ اور قبر کو قدِ آدم یا گلے

تک گہری کھودنا اور اس میں قبلہ کی جانب ایک لحد بیٹھنے کے قابل بنانا مستحب ہے۔

۱- مرد کی میت کو یکایک قبر میں نہ اتاریں بلکہ دو جگہ رکھ کر تیسری مرتبہ قبر کی پائینتی کی طرف سے سر کے بل اتاریں۔ اور یہ دعا پڑھیں:-

اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ۔

۲- عورت کی لاش کو ایک بارگی قبر کے پہلو میں قبلہ کی طرف رکھکر پہلو کے بل برابر سے اس طرح اتاریں کہ سر نیچا ہو اور یہ دعا پڑھیں:-

اَللّٰھُمَّ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ۔

جو شخص قبر میں اترے اس کا ننگے سر ننگے پاؤں رہنا اور اپنے کپڑوں کی تمام گرہوں کو کھول دینا مستحب ہے اور میت کو قبر میں ذرا داہنی کروٹ قبلہ رُخ لٹا دیں۔ اس کے بعد میت کے بندہائے کفن کو کھول دیں تاکہ منہ میت کا کھلا رہے اور داہنا رخسارہ میت کا زمین پر پہونچ جائے اور نیچے ذرا سی مٹی رکھکر سر کو

کچھ بلند کر دے اور غود قبر میں ایک طرف کھڑا ہو تاکہ میت اس کے دونوں پیر کے درمیان میں نہ ہو جائے ۔ اور سورہ حمد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل ہو اللہ اور آیۃ الکرسی ۔ اور

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

پڑھتا جائے ۔ اس کے بعد اگر مرد کی میت ہے تو یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَصَاعِدْ عَمَلَهُ وَلَقِّهِ مِنْكَ رِضْوَانًا۔

اگر عورت کی میت ہے تو یوں کہے :-

اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا وَصَاعِدْ عَمَلَهَا وَلَقِّهَا مِنْكَ رِضْوَانًا ۔

اور جب تلقین پڑھنے والا :- اِسْمَعْ اِفْهَمْ کہے تو میت کے شانے اپنے ہاتھوں کو قینچی کر کے داہنے ہاتھ سے داہنا اور بائیں ہاتھ سے بایاں شانہ ہلاتا جائے ۔

"تصریح"

باپ کو بیٹے کی لاش قبر میں اتارنا مکروہ ہے ۔ اور عورت کی لاش کو اس کے محرم کا اتارنا بہتر ہے ۔

"تَلْقِيْن"

اِسْمَعْ اِفْهَمْ، اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ
يَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ هَلْ اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ
الَّذِيْ فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ وَسَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ
وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ
وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى الْعَالَمِيْنَ
وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ
وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى
ابْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ
وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْقَائِمَ

الحُجَّةِ المَهْدِيِّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ
اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحُجَجُ اللهِ عَلَى الْخَلْقِ
اَجْمَعِيْنَ وَاَئِمَّتَكَ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارًا
يَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ اِذَا اَتَاكَ الْمَلَكَانِ
الْمُقَرَّبَانِ عَنْ رَبِّكَ وَعَنْ نَبِيِّكَ وَعَنْ
دِيْنِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ قِبْلَتِكَ وَعَنْ
اَئِمَّتِكَ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَقُلْ
فِيْ جَوَابِهِمَا اَللهُ جَلَّ جَلَالُهُ رَبِّيْ وَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نَبِيِّيْ وَالْاِسْلَامُ
دِيْنِيْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِيْ وَاَمِيْرُ
الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ
بْنُ عَلِيٍّ نِ الْمُجْتَبٰى اِمَامِيْ وَالْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ نِ
الشَّهِيْدُ بِكَرْبَلَا اِمَامِيْ وَعَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ
اِمَامِيْ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اِمَامِيْ
وَجَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ اِمَامِيْ وَمُوْسَى الْكَاظِمُ
اِمَامِيْ وَعَلِيُّ نِ الرِّضَا اِمَامِيْ وَمُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ
اِمَامِيْ وَعَلِيُّ نِ الْهَادِيْ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ

إِمَامِي وَالْحُجَّةَ الْمُنْتَظَرَ إِمَامِي هٰؤُلَاءِ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ أَئِمَّتِي
وَسَادَتِي وَقَادَتِي وَشُفَعَائِي بِهِمْ أَتَوَلّٰى
وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّءُ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمْ يَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ
أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نِعْمَ الرَّبُّ وَأَنَّ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نِعْمَ
الرَّسُوْلُ وَأَنَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ
بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَوْلَادَهُ الْأَئِمَّةَ الْاَحَدَ
عَشَرَ نِعْمَ الْأَئِمَّةُ وَأَنَّ مَا جَاءَ بِهٖ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حَقٌّ وَأَنَّ
الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ فِي
الْقَبْرِ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ
وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَتَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَالنَّارَ
حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَ
أَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ أَفَهِمْتَ
يَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ ثَبَّتَكَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ

الثَّابِتِ هَدَاكَ اللّٰهُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
عَرَّفَ اللّٰهُ بَیْنَكَ وَبَیْنَ اَوْلِیَائِكَ فِیْ
مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَحْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ
عَنْ جَنْبَیْهِ وَاصْعَدْ بِرُوْحِهٖ اِلَیْكَ
وَلَقِّهٖ مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ

"تصریح"

یہ تلقین مرد کی میت کے لئے ہے۔ اگر عورت کے لیے پڑھنا چاہیں تو اس کو یوں پڑھیں بجائے "اِسْمَعْ اِفْهَمْ" کی جگہ "اِسْمَعِیْ اِفْهَمِیْ" اور "لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَقُلْ" کی جگہ "لَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ وَقُوْلِیْ" اور "جَنْبَیْهِ" اور "لَقِّهٖ" کی جگہ "جَنْبَیْهَا وَلَقِّهَا" اور فلاں ابن فلاں کی جگہ "فُلَانَةُ بِنْتُ فُلَانٍ" کہے۔ اور جہاں جہاں حرف کَ اور تَ کو زیر اور زبر دونوں دیا گیا ہے وہاں مرد کے واسطے زبر کے ساتھ اور عورت کے لئے زیر کے ساتھ پڑھے۔ مثلاً مرد کے واسطے "هَلْ اَنْتَ وَعَنْ دِیْنِكَ" اور عورت کے واسطے "هَلْ اَنْتِ اور عَنْ دِیْنِكِ"۔

تلقین کے بعد تختے پاٹ کر عزیز قریب کے علاوہ جو لوگ موجود

ہوں ہاتھ کی پشت سے مٹی گرا دیں۔ اور
"اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" کہتے رہیں۔

قبر کی اُونچائی

قبر کو زمین سے چار انگل بلند چوکور بنانا اس پر اس طرح پانی چھڑکنا کہ پانی ڈالنے والا قبلہ رُخ ہو کر سرہانے سے گراتا ہوا پائینتی کی طرف سے لاکر دوسری جانب سے پورا کرے۔ اور جو باقی بچ رہے اس کو بیچ قبر پر ڈال دے۔ ایک شخص کو پھر وہی تلقین پڑھنی چاہیئے۔ جو مذکور ہوئی ہے۔

نمازِ ہدیہ میّت

دفن کی رات کو میّت کے واسطے دو رکعت نماز مغرب و عشا کے درمیان اس طرح پڑھنی مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں بعد الحمد کے دس مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے ایک مرتبہ آیتہ الکرسی پڑھے اور قنوت اور رکوع و سجود و تشہد و سلام کل نماز صبح کی طرح ادا کرے۔ جب نماز تمام کر چکے تو نماز کا ثواب اس طرح پہونچائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ ابْعَثْ ثَوَابَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اِلٰى قَبْرِ فُلَانٍ اور فلاں کی جگہ میت کا نام لینا چاہیئے۔

"نماز آیات"

چاند سورج گرہن، زلزلہ، سیاہ و سرخ آندھی یا کوئی خوفناک امر جو عادۃً نہ ہوتا ہو اس میں دو رکعت نماز واجب ہے۔ ہر رکعت میں پانچ پانچ رکوع اور پہلی رکعت میں دو قنوت دوسری میں تین قنوت ہے۔ مگر سجدہ وغیرہ نماز صبح کی طرح کرنا چاہیئے۔

"وقتِ ادا"

گہن میں شروع ہونے کے وقت سے جب روشن ہونا شروع ہو اور زلزلہ وغیرہ میں شروع سے زائل ہونے کے بعد بھی جس قدر جلد ممکن ہو۔ اگر کسی نے نماز گہن نہ پڑھی ہو تو دو شرطوں سے قضا واجب ہے۔

۱۔ جب گہن پورا ہوا ہو۔ اگرچہ نہ جانتا ہو یا سہواً نماز نہ پڑھی ہو۔

۲- جب گہن کا علم ہو گیا ہو۔ اگرچہ پورا نہ ہو۔

ترکیب نماز

پہلے نیت کرے کہ نماز گہن پڑھتا ہوں۔ واجب قربۃً الی اللہ اس کے بعد سورۂ حمد اور سورہ پڑھ کر رکوع کرے پھر اُٹھ کھڑا ہو اور مثل سابق حمد و سورہ پڑھ کر پانچ مرتبہ رکوع کے بعد دو سجدے کرے اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی بجا لائے۔ اور ہر دوسری رکعت کے بعد دعائے قنوت پڑھے اور تشہد و سلام پر نماز تمام کرے۔ اسی طرح نماز پڑھنی افضل ہے۔ اگرچہ یوں بھی پڑھ سکتے ہیں کہ حمد کے بعد پوری سورۃ نہ پڑھے بلکہ صرف دو ایک آیت کسی سورہ کی پڑھ کر رکوع کر لیا کریں۔ مگر اس صورت میں تین باتوں کا لحاظ ضروری ہے ایک تو یہ کہ ایک رکعت یعنی پانچویں رکوع میں ایک سورہ ضرور پورا ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ جس قیام میں پوری سورہ پڑھے اس کے بعد والے قیام میں حمد ضرور پڑھے۔ تیسرے یہ کہ پہلے قیام میں حمد ضروری ہے کل دس رکوع اور پانچ قنوت ہوں گے پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھے یعنی دوسری رکعت میں پانچ رکوع تین قنوت، ہر رکوع اور سجدے میں ذکر پڑھ سکتا ہے (ا)

"نمازِ یمین"

اگر کوئی شخص قسم کھالے کہ اتنی یا فلاں نماز پڑھوں گا۔ تو اس پر نماز کا پڑھنا واجب ہے۔ اور اس قسم کی مخالفت سے کفارہ دینا لازم ہے۔

"قسم کے صحیح ہونے اور مخالفت پر کفارہ دینے کی شرطیں"

۱۔ نام خدا کے ساتھ ہونا جیسے واللہ باللہ وغیرہ

۲۔ بلوغ۔

۳۔ عقل

۴۔ اختیار۔ قصد جس کام کے لئے قسم کھائے

۵۔ حرام یا مکروہ کا ترک ہو یا واجب

۶۔ سنت مباح ہو

۷۔ آئندہ زمانے کے واسطے ہو۔

۸۔ جس چیز پر قسم کھائے اس پر قدرت رکھتا ہو

کفارۂ قسم

ایک غلام آزاد کرنا۔ یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑا دینا اگر یہ ممکن نہ ہو تو دس روزے رکھنا۔

"تصریح"

اکثر لوگ بلا ضرورت ہر وقت واللہ باللہ کے ساتھ قسمیں کھایا کرتے ہیں۔ اگر قسم سچی ہے تو مکروہ اور جھوٹی ہے تو گناہ ہے۔

"نذر"

یعنی کسی چیز جائز امر کو اپنے اُوپر لازم کر لینا۔
نذر صحیح ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں۔

۱۔ صیغۂ نذر کا تلفظ کرنا ــــــــــــ
۲۔ بالغ و عاقل ہونا۔ ــــــــــــ
۳۔ مختار ہونا۔ ــــــــــــ
۴۔ قصد کرنا۔ ــــــــــــ

۵۔ قربۃً الی اللہ ہونا۔
۶۔ باپ اور شوہر اور آقا کی اجازت ہونی۔
۷۔ جس چیز کی نذر کرے اس پر قدرت رکھنا۔
۸۔ جس چیز کی نذر کرے اس کی اطاعت خدا یا فعلِ مستحسن یا فعلِ مباح یا کسی حرام فعل یا مکروہ کا ترک ہونا۔

صیغہ نذر

"لِلّٰہِ عَلَیَّ کَذَا" یعنی خدا کے واسطے مجھ پر ایسا واجب ہے۔

نمازِ نذر

اگر کوئی شخص یوں نذر کرے:۔

اِنْ شَفَانِیَ اللّٰہُ فَلِلّٰہِ عَلَیَّ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ

یعنی:۔ اگر خدا مجھ کو صحت دے تو خدا کے واسطے مجھ پر لازم ہے کہ دو رکعت نماز پڑھوں)

تو ایسی حالت میں دو رکعت نماز ادا کرنی واجب ہے۔

نمازِ عہد

جس چیز کا عہد کرے اس کا ادا کرنا لازم ہے۔ اور اس کی مخالفت سے کفارۂ قسم واجب ہے۔ اگر کوئی شخص یوں عہد کرے:-

عَاهَدْتُ اللّٰهَ اِنَّهٗ حَتّٰى اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مَالًا فَعَلَيَّ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ۔

"میں خدا سے عہد کرتا ہوں کہ جب مجھ کو مال دے گا تو میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ اس حالت میں مال ملنے پر دو رکعت نماز ادا کرنا واجب ہو گا"۔

"صیغۂ عہد"

عَاهَدْتُ اللّٰهَ (یعنی میں نے خدا سے عہد کیا)، يَا عَلَيَّ عَهْدُ اللّٰهِ (مجھ پر خدا کا عہد واجب ہے)

نمازِ والدین

ماں باپ سے جتنی نمازیں واجبی چھوٹ گئی ہوں چاہے وہ نماز حضری ہو یا سفری۔ بڑے بیٹے پر ادا کرنا واجب ہے۔

احکام صیام

کن لوگوں پر روزہ واجب ہے۔ عاقل[۱]، بالغ[۲]، مقیم[۳]، (ایسا سفر نہ ہو جس میں نماز قصر ہوتی ہے) صحیح[۴] تندرست ہو، ہوشیار، حیض و نفاس وغیرہ سے خالی ہو (ایسی بیماری نہ ہو جس میں روزے سے ضرر کا خوف ہو)

کن لوگوں پر روزہ واجب نہیں؟

۱۔ مجنون ______________________ :

۲۔ نابالغ ______________________ !

۳۔ مسافر ______________________ !

۴۔ مریض ______________________ !

۵۔ بے ہوش ______________________ !

۶۔ حائض ______________________ !

۷۔ نفساء پر ______________________ !

مبطلاتِ روزہ دس طرح پر ہیں

کھانا - پینا - جماع (قبل میں یا دُبر میں - انسان کے ساتھ ہو یا حیوان کے ساتھ، فاعل ہو یا مفعول، انزال ہو یا نہ ہو)

خدا و رسول و آئمہ ہدیٰ علیہم السّلام کی طرف کوئی بات جھوٹی منسوب کرنا - عمداً پانی میں کل سر کا ڈبونا - یا غوطہ لگانا - غبار حلق میں پہونچانا - دھواں خواہ وہ حلال ہو مثل آٹے کے یا حرام ہو مثل خاک کے -

استمنا :- یعنی منی کا نکالنا ہاتھ سے یا کسی ذریعہ سے -

بہنے والی چیزوں سے عمل لینا :- (شیاف لینا نمک وصابون کا مکروہ ہے - احوط ترک ہے -

صبح تک حالتِ جنابت میں باقی رہنا - احتلام سے ہو یا دوسری وجہ سے -

عمداً قے کرنا :- اگر بے قصد آئے تو ضرر نہیں - یہ سب امور موجب قضا و کفارہ ہیں - (شب کو جس وقت ضرورت نہانے کی اسی وقت نہا کر نیت صوم کرے اگر کوئی وجہ مانع ہو فوراً ازالہ

نجاست کر کے تیمم کرے اور جاگتا رہے۔ صبح کو نہا ڈالے روزہ صحیح ہو گا۔

"جن امور کا روزہ میں خیال لازم ہے"

۱۔ طلوعِ فجر سے پہلے نیت کرنا۔
۲۔ نیت کا باقی رہنا۔
۳۔ "تعینِ روزہ" کہ سنتی ہے یا واجبی۔

دعائے وقتِ افطار

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ۔

وہ امور کہ جو روزہ میں مکروہ ہیں

شعر پڑھنا اگرچہ مدح میں معصومین کے ہو۔
وہ کام کرنا جو باعثِ ضعف ہو۔ مثلاً حمام میں زیادہ ٹھہرنا یا بدن سے خون نکالنا۔ حلال عورت کا بوسہ لینا۔ دست بازی کرنا۔ شیاف لینا۔

"شعتر چبانا"۔
"ایسی چیز کان یا ناک میں ٹپکانا جس کا اثر حلق تک پہنچے"۔
"جو چیز بہنے والی نہ ہو اُس سے عمل لینا"۔
"کلی یا پھول سونگھنا۔ خاص کر نرگس کا"۔
"کپڑا بھگو کر بدن پر رکھنا"۔
"وہ سُرمہ جس میں مشک مِلا ہوا ہو آنکھ میں لگانا"۔
"عورتوں کو زانو سے اُوپر پانی میں ٹھہرنا"۔

"فضیلتِ شبِ قدر"

تمامِ علمائے شیعہ کا اس پر اجماع ہے کہ شب قدر ماہِ رمضان کہ ۱۹ اور ۲۱ و ۲۳ شب سے باہر نہیں ہے۔ پس ہر مومن کو ان شبوں میں واسطے عبادت خدا کے بیدار اور عبادت و تلاوت قرآن وغیرہ میں مصروف رہنا چاہیے۔ شب قدر کی عبادت کا ثواب ہزار مہینہ کی عبادت کے ثواب سے زیادہ ہے۔ امام محمدؐ باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی شب قدر کو طاعت و عبادت خدا میں بسر کرے تو اُس کے گناہ اگرچہ گنتی میں پہاڑوں اور مقدار میں دریا کے برابر ہوں ہوں تو بھی خداوند عالم

بخش دے گا۔ اور ان تینوں میں سے تیئسویں شب کو زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس شب۔ شبِ قدر ہونے کا زیادہ امکان ہے۔

وہ اعمال جو تینوں شبوں میں کرنا چاہیے

پہلے غسل کرکے دو رکعت نماز شبِ قدر کی مثل نماز صبح کے بہ نیت قربت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد سورہ الحمد سات مرتبہ قل ہو اللہ اور بعد فارغ ہونے کے ستر مرتبہ " اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے اس کے بعد قرآن کھول کر سامنے رکھے اور یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِیْهِ وَفِیْهِ اِسْمُكَ الْاَكْبَرُ وَاَسْمَائُكَ الْحُسْنٰی وَمَا یُخَافُ وَیُرْجٰی اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ عُتَقَائِكَ مِنَ النَّارِ وَتَقْضِیَ حَوَائِجِیْ لِلدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ :۔

اس کے بعد حاجت طلب کرے اور قرآن سر پر رکھ کر کہے :۔

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَبِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَہٗ وَبِحَقِّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَہٗ فِیْہِ وَبِحَقِّکَ عَلَیْھِمْ فَلَا اَحَدَ اَعْرَفُ بِحَقِّکَ مِنْکَ" دس مرتبہ کہے "بِکَ یَا اَللّٰہُ" دس مرتبہ "بِمُحَمَّدٍ" دس مرتبہ بِعَلِیٍّ دس مرتبہ بِفَاطِمَۃَ دس مرتبہ "بِالْحَسَنِ" دس مرتبہ بِالْحُسَیْنِ دس مرتبہ "بِعَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ" دس مرتبہ "بِمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ" دس مرتبہ "بِجَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ" دس مرتبہ "بِمُوْسَی ابْنِ جَعْفَرٍ" دس مرتبہ "بِعَلِیِّ ابْنِ مُوْسٰی" دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ بِعَلِیِّ ابْنِ مُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِالْحَسَنِ ابْنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ۔ بِالْحُجَّۃِ الْقَائِمِ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

پس جو حاجت رکھتا ہے طلب کرے۔ اور ہزار مرتبہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَا اور قل ھو اللّٰہ اور سورہ روم دخان وعنکبوت اور جوشنین کے پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔ زیارت امام حسینؑ بجالانا اور سو رکعت نماز پڑھنا۔ خصوصاً تیئیسویں شب اگر اپنے ذمہ نمازیں قضا رکھتا ہو تو چھ دن کی نمازیں پڑھے۔ انیسویں،[19] اکیسویں،[21] اور تیئیسویں[23] شب کے مخصوص اعمال ص[111] و ص[112] پر ملاحظہ فرمائیں۔

فِطرہ واجب

شبِ عید کے پہلے جو بالغ۔ عاقل۔ آزاد غنی ہو۔ اُس پر اور اپنے عیال کا خواہ بالغ ہوں یا نابالغ مرد ہوں یا عورت واجب النفقہ ہوں یا نہ ہوں مسلم ہوں یا کافر حاضر ہوں یا غائب مجنون ہوں یا بیمار فِطرہ دینا واجب ہے۔ غلام اور مہمان کا بھی فِطرہ دینا واجب ہے۔ اگر شب عید کے پہلے سے ہوں۔

فِطرہ مستحب

شبِ عید جو لڑکا پیدا ہو۔ یا کوئی مہمان آئے یا غلام لونڈی خرید ے ان سب کا فِطرہ دینا مستحب ہے

(فِطرہ باعثِ قبولیت روزہ ہے)

"جنسِ فِطرہ"

گیہوں، جو، خرمہ، مویز، دودھ، مسور، چنا، چاول یا اس کے سوا جو چیز اس کی یا اس شہر کی عموماً غذا ہو۔

فطرہ دینے کا وقت

شبِ عید سے نمازِ عید کے قبل تک (فطرہ باعثِ قبولیت روزہ ہے)

مقدارِ فطرہ

فی آدمی یک صاع جنس یا اس کی قیمت نیت کرے کہ زکوٰۃ فطرہ اپنا اور عیال کی طرف سے دیتا ہوں واجب قربتہً الی اللہ۔

تصریح

سیّد کا فطرہ سید اور غیر سیّد دونوں کو دے سکتے ہیں۔ اور غیر سیّد کا سیّد کو نہیں دے سکتے۔ اگر بجائے جنس کے قیمت دے تو کم نہ دے۔ ایک صاع (بحساب سیر انگریزی سوا تین سیر ہے) ہونا چاہیئے۔

"حج"

حج واجب ہونے میں سات شرطیں ہیں:-

۱- بلوغ : ________

۲- عقل : ________

۳- آزادی : (غلام نہ ہونا) ________

۴- استطاعت : (یعنی حج کے آمد و رفت اور عیال اور واجب النفقہ لوگوں کا حج کے واپس آنے تک کا خرچ اپنی حیثیت کے مطابق رکھنا-) ________

۵- تندرستی : (یعنی صحت کا ہونا-) ________

۶- راہ سے بیخوف ہونا : (کوئی نقصان جان وغیرہ کا نہ ہو)

۷- اسقدر وقت ہو کہ افعالِ حج بجالا سکے:-

"قربانی کس کو چاہیئے"

ہر شخص خوش حال کے واسطے جو ایک سال کے کھانے

پینے کی حیثیت رکھتا ہو۔ سفر میں ہو یا گھر میں اپنے اور اپنے عیال خورد و بزرگ مرد و عورت بالغ نابالغ زندہ مُردہ کی طرف سے قربانی کرے سنت موکدہ ہے۔ فی کس اور اگر مقدار نہ ہو تو سات بلکہ ستر آدمیوں کی طرف سے ایک ہی جانور کی قربانی جائز ہے۔

قسمِ حیوان

اُونٹ، گائے، بھینس، دُنبہ، بھیڑ، بکرا، نر و مادہ کی خصوصیت نہیں ہے۔ ہاں اُونٹ، گائے، بھنیس، مادہ۔ اور بھیڑ یا دُنبہ، بکرا نر ہو تو مستحب ہے۔ ورنہ مضائقہ نہیں بعض مجتہد بھینسے کو مکروہ جانتے ہیں۔

"عُمرِ حیوان"

اُونٹ پانچ سال سے کم نہ ہو۔ بیل، گائے۔ بھنس، بھینسا، بکرا ایک سال سے کم نہ ہو۔ زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ جانور آختہ یعنی بدھیا۔ کان کٹا۔ سینگ ٹوٹا۔ اندھا۔ کانا۔ بہت بوڑھا۔ لنگڑا۔ داغی۔ زخمی۔ بیمار اور عیوب

جسمانی کا حیوان ناجائز ہے۔ اور بہت ہی دُبلا۔ اور گھر کا پلا ہوا جانور مکروہ ہے۔

"طریقِ قربانی"

پہلے کھلا پلا کر قبلہ رُخ ہو کر اُونٹ کو نحر اور باقی جانور کو ذبح کرے۔ اور یہ دُعا پڑھے:

اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ۔

اس کے بعد:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ"

کہہ کر ذبح کرے۔ اور ذبح کے بعد:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ۔ کہے۔ اور اگر کئی آدمیوں نے مِل کر قربانی کی ہے تو مِنْهُمْ کہیں۔ کھال کی قیمت اور

گوشت تین حصّہ کر کے ایک حصّہ مساکین کو اور دوسرا احباب و اقربا کو، اور تیسرا اپنے صرف میں لانا چاہیئے۔ بنانے والے کو اُجرت علیحدہ سے دیجائے۔

گوشت یا کھال اس کو بغیر استحقاق کے دینا ناجائز ہے۔

زکوٰۃ

ہر بالغ عاقل پر جب کہ شرائط پائے جائیں نو چیزوں میں زکوٰۃ دینی واجب ہے۔

سونا۔ چاندی۔ گیہوں۔ جو۔ خرما۔ بکری۔ اُونٹ گائے۔ منقّے جبکہ سال بھر تک اس پر مالک و قابض رہے اور سونے و چاندی میں سکّہ دار ہونا شرط ہے۔ زیور برتن وغیرہ پر زکوٰۃ ساقط ہے۔ اور زکوٰۃ ہر نصاب کا چالیسواں حصّہ ہے۔ (تزکیۃ الاموال میں مفصّل درج ہے)

"خمس"

سات چیزوں میں خمس دینا واجب ہے:۔

۱۔ لوٹ کا مال جو جنگ جائز میں حاصل ہو۔

۲۔ معدنی چیزیں۔

۳۔ خزانہ۔

۴۔ وہ منافع جو تجارت یا زراعت سے الساد ستیاب ہو کر سال بھر تک خرچ ہو کر بچے۔

۵۔ مال حلال جو حرام میں مل گیا ہو اور تمیز نہ ہو سکے۔

۶۔ جو چیزیں سمندر یا دریا سے غوطہ لگا کر نکالی جائیں۔

۷۔ جو زمین یا باغ یا مکان کافر ذمی مسلمان سے خریدے۔

"مصرفِ خمس"

جس قدر خمس ہو اس کا نصف مجتہد جامع الشرائط کے پاس بھیجدے۔ اور بقیہ نصف مسافرین اور مساکین اور یتیموں کو دے۔ بشرطیکہ یہ کل سادات ہوں۔

قرآن کے چار واجب سجدے

قرآن مجید میں چار مقامات ایسے ہیں کہ جہاں سجدہ واجب ہوجاتا ہے۔

۱۔ الٓمٓ تنزیل (پارہ ۲۱) اِنَّمَا یُؤمِنُ سے لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ تک۔

۲۔ حٰمٓ فُصِّلَتْ (پارہ ۲۴) وَمِنْ اٰیٰتِہٖ سے تَعْبُدُوْنَ تک

۳۔ وَالنَّجْمِ (پارہ ۲۷) آخری آیت

۴۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ (پارہ ۳۰) آخری آیت

دعائے سجدہ

سَجَدْتُ لَکَ یَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَا مُسْتَکْبِرًا عَنْ عِبَادَتِکَ وَلَا مُسْتَنْکِفًا وَّلَا مُتَعَظِّمًا بَلْ اَنَا عَبْدٌ ذَلِیْلٌ خَائِفٌ مُّسْتَجِیْرٌ۔

نوٹ :-

اگر دعائے سجدہ یاد نہ ہو تو نماز کے سجدے میں جو پڑھتے ہیں وہ ذکر کریں

جناب امیر آغا صاحب قبلہ مرحوم و مغفور فرماتے ہیں کہ اس سجدے میں سات اعضاء پیشانی وغیرہ زمین پر رکھنا احتیاطاً لازم ہے۔ اور اگر دعائے سجدہ یاد ہوئے پر بھی صرف سبحان ربی الاعلیٰ سجدے میں کہے تب بھی کافی ہے۔

اور اگر غسل واجب ہو تو پہلے فوراً سجدہ کرلے پھر غسل کے بعد بھی احتیاطاً سجدہ کرے۔

اور جناب شیخ مرحوم و مغفور کے نزدیک سجدے میں کچھ پڑھنا واجب نہیں۔ اور وضو یا غسل بھی واجب نہیں۔

"اعمالِ عاشور"

روزِ عاشور مصیبت زدوں کی صورت بنانا۔ ننگے سر رہنا۔ آستینوں کو چڑھانا۔ بند کھول دینا۔ تمام دِن گریہ وزاری میں مشغول رہنا۔ حقہ۔ پان وغیرہ نہ پینا۔ وقتِ عصر فاقہ شکنی کرنا۔ قاتلانِ حسینؑ پر لعنت کرنا۔ صبح کو کچھ دن چڑھے صحرا میں یا کوٹھے پر جاکر اعمالِ عاشورا بجالانا چاہیئے۔

فرمایا امام باقرؑ نے جو شخص زیارتِ امامِ حسینؑ بجالائے۔ خداوندِ عالم بہشت اس پر واجب کرتا ہے۔ پہلے زیارتِ مختصرہ :-

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

دو رکعت نماز زیارت عاشورا کی مثل نماز صبح کے بجالائے۔ بعد اس کے اشارہ کرے۔ طرف قبرِ مطہرِ امامِ حسین علیہ السلام کے

اور نیت کرے کہ دو رکعت نماز زیارت امام حسینؑ کی پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ۔ پس کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ وَابْنَ خِيَرَتِهٖ عَلَيْكَ ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهٖ۔ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِىْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ عَلَيْكُمْ مِنِّىْ جَمِيْعًا سَلَامُ اللهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ اَبَا عَبْدِ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْكَ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيْبَتُكَ فِى السَّمٰوٰتِ فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ

عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً
دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ وَأَزَالَتْكُمْ عَنْ
مَرَاتِبِكُمُ الَّتِي رَتَّبَكُمُ اللهُ فِيهَا وَلَعَنَ
اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ اللهُ الْمُمَهِّدِينَ
لَهُمْ بِالتَّمْكِينِ مِنْ قِتَالِكُمْ وَبَرِئْتُ إِلَى اللهِ
وَإِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَمِنْ أَشْيَاعِهِمْ وَأَتْبَا
عِهِمْ وَأَوْلِيَائِهِمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ صَلَوَاتُ
اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ إِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ
وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَعَنَ
اللهُ آلَ زِيَادٍ وَآلَ مَرْوَانَ وَلَعَنَ اللهُ بَنِي
أُمَيَّةَ قَاطِبَةً وَلَعَنَ اللهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَلَعَنَ
اللهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَلَعَنَ اللهُ شِمْرًا وَلَعَنَ اللهُ
أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَأَلْجَمَتْ وَتَنَقَّبَتْ وَتَهَيَّأَتْ
لِقِتَالِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ
عَلَيْكَ لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِي بِكَ فَأَسْأَلُ اللهَ
الَّذِي أَكْرَمَ مَقَامَكَ وَأَكْرَمَنِي بِكَ أَنْ
يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَارِكَ مَعَ إِمَامٍ مَنْصُورٍ مِنْ

أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي عِنْدَكَ وَجِيهًا بِالْحُسَيْنِ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ
وَإِلَىٰ رَسُولِهِ وَإِلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِلَىٰ
فَاطِمَةَ وَإِلَى الْحَسَنِ وَإِلَيْكَ بِمُوَالَاتِكَ
وَبِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ قَاتَلَكَ وَنَصَبَ لَكَ
الْحَرْبَ وَبِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ أَسَّسَ الظُّلْمَ وَالْجَوْرَ
عَلَيْكُمْ وَأَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَىٰ رَسُولِهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ
أَسَّسَ أَسَاسَ ذٰلِكَ وَبَنَىٰ عَلَيْهِ بُنْيَانَهُ
وَجَرَىٰ فِي ظُلْمِهِ وَجَوْرِهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ
أَشْيَاعِكُمْ بَرِئْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ مِنْهُمْ
وَأَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ ثُمَّ إِلَيْكُمْ بِمُوَالَاتِكُمْ
وَمُوَالَاةِ وَلِيِّكُمْ وَبِالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِكُمْ
وَالنَّاصِبِينَ لَكُمُ الْحَرْبَ وَبِالْبَرَاءَةِ مِنْ
أَشْيَاعِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

إِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ
وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالاكُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ
فَأَسْئَلُ اللهَ الَّذِي أَكْرَمَنِي بِمَعْرِفَتِكُمْ
وَمَعْرِفَةِ أَوْلِيَائِكُمْ وَرَزَقَنِيَ الْبَرَاءَةَ
مِنْ أَعْدَائِكُمْ أَنْ يَجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَأَنْ يُثَبِّتَ لِي عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَأَسْئَلُهُ أَنْ يُبَلِّغَنِي
الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَ اللهِ وَأَنْ
يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَارِي مَعَ إِمَامٍ مَهْدِيٍّ
ظَاهِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ وَأَسْئَلُ اللهَ
بِحَقِّكُمْ وَبِالشَّأْنِ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَهُ أَنْ
يُعْطِيَنِي بِمُصَابِي بِكُمْ أَفْضَلَ مَا يُعْطِي مُصَاباً
بِمُصِيبَتِهِ يَا لَهَا مُصِيبَةً مَا أَعْظَمَهَا وَأَعْظَمَ
رَزِيَّتَهَا فِي الْإِسْلَامِ وَفِي جَمِيعِ أَهْلِ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مَقَامِي
هٰذَا مِمَّنْ تَنَالُهُ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَرَحْمَةٌ
وَمَغْفِرَةٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ

وَمَمَاتِي وَمَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ وَسَلَامُكَ
عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمُ تَبَرَّكَتْ بِهِ
بَنُوْا اُمَيَّةَ وَابْنُ اٰكِلَةِ الْاَكْبَادِ اللَّعِيْنُ
ابْنُ اللَّعِيْنِ عَلٰى لِسَانِكَ وَلِسَانِ نَبِيِّكَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ وَمَوْقِفٍ
وَقَفَ فِيْهِ نَبِيُّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ
سُفْيَانَ وَيَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَاٰلَ مَرْوَانَ
عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَهٰذَا
يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهٖ اٰلُ زِيَادٍ وَاٰلُ مَرْوَانَ عَلَيْهِمُ
اللَّعْنَةُ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ
الْاَلِيْمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذَا
الْيَوْمِ وَفِيْ مَوْقِفِيْ هٰذَا وَاَيَّامِ حَيَاتِيْ بِالْبَرَاءَةِ
مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَبِالْمُوَالَاتِ
لِنَبِيِّكَ وَاٰلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

---

۱۰۰ سو مرتبہ کہے

اَللّٰھُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاٰخِرَ تَابِعٍ لَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ اَللّٰھُمَّ
الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِيْ جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ
صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ
وَتَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهٖ اَللّٰھُمَّ الْعَنْهُمْ
جَمِيْعًا۔

۱۰۰ سو مرتبہ کہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَى
الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَاَنَاخَتْ
بِرَحْلِكَ عَلَيْكَ مِنِّيْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا
مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا
جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ لِزِيَارَتِكَ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ
عَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ۔

بعد اس کے کہے

اَللّٰھُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّیْ وَابْدَأْ بِہٖ اَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِیْ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ یَزِیْدَ ابْنَ مُعَاوِیَۃَ خَامِسًا وَالْعَنْ عُبَیْدَ اللّٰہِ ابْنَ زِیَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَۃَ وَعُمَرَ ابْنَ سَعْدٍ وَشِمْرًا وَاٰلَ اَبِیْ سُفْیَانَ وَاٰلَ مَرْوَانَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔

پس سجدے میں جائے اور یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ لَکَ عَلٰی مُصَابِھِمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی عَظِیْمِ رَزِیَّتِیْ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَفَاعَۃَ الْحُسَیْنِ یَوْمَ الْوُرُوْدِ وَثَبِّتْ لِیْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَکَ مَعَ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ سات مرتبہ اس دعا کو پڑھتا جائے اور غمگین رہے اور روتا جائے

اور آگے بڑھنے اور پیچھے ہٹنے میں کہتا جائے :۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ رِضًا بِقَضَائِهِ وَتَسْلِيمًا لِأَمْرِهِ۔

فرمایا کہ جو شخص روزِ عاشورا دس مرتبہ یہ دُعا پڑھے محفوظ رکھیگا حق تعالےٰ ہر آفت و بلا سے سال آئندہ تک۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْحُسَيْنِ وَأَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَجَدِّهِ وَبَنِيهِ وَفَرِّجْ عَنِّي مِمَّا أَنَا فِيهِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

اور ہزار مرتبہ قاتلانِ امام حسین علیہ السلام پر اس طرح لعنت کرے :۔

"اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابَهُ"

اور فرمایا کہ جو کوئی ہزار مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھے تو خداوند رحمان اس کی طرف نظرِ رحمت کرے گا۔

دُعَائے علقمہ

(روزِ عاشورا اِس دُعا کو ضرور پڑھنا چاہیے)

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ
يَا كَاشِفَ كُرَبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ
وَيَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ
اِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ وَيَا مَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَ
الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَيَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى
وَبِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ وَيَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَيَا مَنْ يَّعْلَمُ
خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ وَيَا
مَنْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ خَافِيَةٌ وَيَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ
عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ وَيَا مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ الْحَاجَاتُ
وَيَا مَنْ لَا يُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ وَيَا

النُّفُوسِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ
فِي شَأْنٍ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُنَفِّسَ الْكُرُبَاتِ
يَا مُعْطِيَ السُّؤُلَاتِ يَا وَلِيَّ الرَّغَبَاتِ يَا كَافِيَ
الْمُهِمَّاتِ يَا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْهُ
شَيْءٌ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ
وَعَلِيٍّ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ وَبِحَقِّ التِّسْعَةِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ فَإِنِّي بِهِمْ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ فِي مَقَامِي
هٰذَا وَبِهِمْ أَتَشَفَّعُ إِلَيْكَ وَبِحَقِّهِمْ أَسْأَلُكَ
وَأُقْسِمُ وَأَعْزِمُ عَلَيْكَ وَبِالشَّأْنِ الَّذِي
لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالْقَدْرِ الَّذِي لَهُمْ
عِنْدَكَ وَبِالَّذِي فَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ
وَبِاسْمِكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ عِنْدَهُمْ وَبِهِ
خَصَصْتَهُمْ دُوْنَ الْعَالَمِيْنَ وَبِهِ أَبَنْتَهُمْ
وَأَبَنْتَ فَضْلَهُمْ مِنْ فَضْلِ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى
فَاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ الْعَالَمِيْنَ جَمِيْعًا أَنْ تُصَلِّيَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَهَمِّيْ

وَكَرْبِي وَتَكْفِيَنِي الْمُهِمَّ مِنْ أُمُورِي وَتَقْضِيَ
عَنِّي دَيْنِي وَتَجْبُرَنِي مِنَ الْفَقْرِ وَتُجِيرَنِي مِنَ
الْفَاقَةِ وَتُغْنِيَنِي عَنِ الْمَسْأَلَةِ إِلَى الْمَخْلُوقِينَ
وَتَكْفِيَنِي هَمَّ مَنْ أَخَافُ هَمَّهُ وَعُسْرَ مَنْ
أَخَافُ عُسْرَهُ وَحُزُونَةَ مَنْ أَخَافُ حُزُونَتَهُ
وَشَرَّ مَنْ أَخَافُ شَرَّهُ وَمَكْرَ مَنْ يَخَافُ
مَكْرَهُ وَبَغْيَ مَنْ أَخَافُ بَغْيَهُ وَجَوْرَ مَنْ أَخَافُ
جَوْرَهُ وَسُلْطَانَ مَنْ أَخَافُ سُلْطَانَهُ وَكَيْدَ
مَنْ أَخَافُ كَيْدَهُ وَمَقْدُرَةَ مَنْ أَخَافُ بَلَاءَ
مَقْدُرَتِهِ عَلَيَّ وَتَرُدَّ عَنِّي كَيْدَ الْكَيَدَةِ وَمَكْرَ
الْمَكَرَةِ أَللّٰهُمَّ مَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَأَرِدْهُ وَمَنْ
كَادَنِي فَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُ وَمَكْرَهُ وَبَأْسَهُ
وَأَمَانِيَّهُ وَامْنَعْهُ عَنِّي كَيْفَ شِئْتَ وَأَنَّى شِئْتَ
أَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّي بِفَقْرٍ لَا تَجْبُرُهُ وَبِبَلَاءٍ
لَا تَسْتُرُهُ وَبِفَاقَةٍ لَا تَسُدُّهَا وَبِسُقْمٍ لَا
تُعَافِيهِ وَذُلٍّ لَا تُعِزُّهُ وَبِمَسْكَنَةٍ لَا تَجْبُرُهَا
أَللّٰهُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ نَصْبَ عَيْنَيْهِ وَ

أَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ فِيْ مَنْزِلِهٖ وَالْعِلَّةَ وَ
السُّقْمَ فِيْ بَدَنِهٖ حَتّٰى تَشْغَلَهُ عَنِّيْ بِشُغْلٍ
شَاغِلٍ لَا فَرَاغَ وَاَنْسِهٖ ذِكْرِيْ كَمَا اَنْسَيْتَهُ
ذِكْرَكَ وَخُذْ عَنِّيْ بِسَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ وَلِسَانِهٖ
وَيَدِهٖ وَرِجْلِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَمِيْعِ جَوَارِحِهٖ
وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ وَلَا
تَشْفِهٖ حَتّٰى تَجْعَلَ ذٰلِكَ لَهُ شُغْلًا شَاغِلًا بِهٖ
عَنِّيْ وَعَنْ ذِكْرِيْ وَاكْفِنِيْ يَا كَافِيْ مَا لَا يَكْفِيْ سِوَاكَ
فَاِنَّكَ الْكَافِيْ لَا كَافِيَ سِوَاكَ وَمُفَرِّجٌ لَا
مُفَرِّجَ سِوَاكَ وَمُغِيْثٌ لَا مُغِيْثَ سِوَاكَ
وَجَارٌ لَا جَارَ سِوَاكَ خَابَ مَنْ كَانَ جَارُهُ
سِوَاكَ وَمُغِيْثُهُ سِوَاكَ وَمَفْزَعُهُ اِلٰى
سِوَاكَ وَمَهْرَبُهُ وَمَلْجَاُهُ اِلٰى غَيْرِكَ
مَنْجَاُهُ مِنْ مَخْلُوْقٍ غَيْرِكَ وَاَنْتَ ثِقَتِيْ
وَرَجَائِيْ وَمَفْزَعِيْ وَمَهْرَبِيْ وَمَلْجَائِيْ وَمَنْجَايَ
فَبِكَ اَسْتَفْتِحُ وَبِكَ اَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ
اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَشَفَّعُ بِاَللّٰهِ

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ
وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَاَسْئَلُكَ
يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ
اٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَنْ
تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَهَمِّيْ وَكَرْبِيْ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كَمَا
كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهٗ وَغَمَّهٗ وَكَرْبَهٗ وَكَفَيْتَهٗ
هَوْلَ عَدُوِّهٖ فَاكْشِفْ عَنِّيْ كَمَا كَشَفْتَ عَنْهُ وَفَرِّجْ
عَنِّيْ كَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ وَاكْفِنِيْ كَمَا كَفَيْتَهٗ وَاصْرِفْ
عَنِّيْ هَوْلَ مَا اَخَافُ هَوْلَهٗ وَمَؤُنَةَ مَا اَخَافُ
مَؤُنَتَهٗ وَهَمَّ مَا اَخَافُ هَمَّهٗ بِلَا مَؤُنَةٍ عَلٰى نَفْسِيْ
مِنْ ذٰلِكَ وَاصْرِفْنِيْ بِقَضَاءِ حَوَائِجِيْ وَكِفَايَةِ
عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْكُمَا مِنِّيْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا
بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ
اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمَا وَلَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنِيْ
وَبَيْنَكُمَا اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ حَيٰوةَ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهٖ
وَاَمِتْنِيْ مَمَاتَهُمْ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهِمْ وَاحْشُرْنِيْ
فِيْ زُمْرَتِهِمْ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ طَرْفَةَ

عَلَيْنِ اَبَدَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَيَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمَا اَتَيْتُكُمَا
زَائِرًا وَمُتَوَسِّلًا اِلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمَا وَمُتَوَجِّهًا
اِلَيْهِ بِكُمَا وَمُسْتَشْفِعًا بِكُمَا اِلَى اللّٰهِ فِيْ حَاجَتِيْ
هٰذِهٖ فَاشْفَعَالِيْ اِلَى اللّٰهِ فَاِنَّ لَكُمَا عِنْدَ اللّٰهِ
الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْجَاهَ الْوَجِيْهَ وَالْمَنْزِلَ
الرَّفِيْعَ وَالْوَسِيْلَةَ اِنِّيْ اَنْقَلِبُ عَنْكُمَا مُنْتَظِرًا
لِتَنَجُّزِ الْحَاجَةِ وَقَضَائِهَا وَنَجَاحِهَا مِنَ اللّٰهِ
بِشَفَاعَتِكُمَا لِيْ اِلَى اللّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا اَخِيْبُ
وَلَا يَكُوْنُ مُنْقَلَبِيْ مُنْقَلَبًا خَائِبًا خَاسِرًا بَلْ يَكُوْنُ
مُنْقَلَبِيْ مُنْقَلَبًا رَاجِحًا مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِيْ
بِقَضَاءِ جَمِيْعِ حَوَائِجِيْ وَتَشْفَعَالِيْ اِلَى اللّٰهِ
اِنْقَلِبُ عَلٰى مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ مُفَوِّضًا اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ مُلْجِأً
ظَهْرِيْ اِلَى اللّٰهِ وَمُتَوَكِّلًا عَلَى اللّٰهِ وَاَقُوْلُ
حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ
لِيْ وَرَاءَ اللّٰهِ وَرَآءَكُمْ يَا سَادَاتِيْ مُنْتَهٰى

مَا شَاءَ رَبِّي كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ أَسْتَوْدِعُكُمَا اللهَ وَلَا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي إِلَيْكُمَا إِنْصَرَفْتُ يَا سَيِّدِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَمَوْلَايَ وَأَنْتَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ يَا سَيِّدِي وَسَلَامِي عَلَيْكُمَا مُتَّصِلٌ مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَاصِلٌ ذٰلِكَ إِلَيْكُمَا غَيْرُ مَحْجُوبٍ عَنْكُمَا سَلَامِي إِنْشَاءَ اللهُ وَأَسْئَلُهُ بِحَقِّكُمَا أَنْ يَشَاءَ ذٰلِكَ وَيَفْعَلَ فَإِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ إِنْقَلَبْتُ يَا سَيِّدِي عَنْكُمَا تَائِبًا حَامِدًا لِلّٰهِ شَاكِرًا رَاجِيًا لِلْاِجَابَةِ غَيْرَ آئِسٍ

أَيِبًا عَائِدًا رَاجِعًا إِلَى زِيَارَتِكُمَا غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْكُمَا وَلَا عَنْ زِيَارَتِكُمَا بَلْ رَاجِعٌ عَائِدٌ إِنْشَاءَ اللهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ يَا سَادَاتِي رَغِبْتُ إِلَيْكُمَا وَإِلَى زِيَارَتِكُمَا بَعْدَ أَنْ زَهِدَ وَجِئْتُكُمَا زِيَارَتِكُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا فَلَا خَيَّبَنِيَ اللهُ رَجَوْتُ وَمَا أَمَّلْتُ فِي زِيَارَتِكُمَا

اِنَّهٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ

بعد اس کے دو رکعت نماز زیارت آخر روز عاشور پڑھے۔ اس کے بعد یہ زیارت پڑھے اور روئے کہ مشتمل بہ تعزیت ہے۔

زیارت آخر روز عاشورا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عَلِیٍّ وَّلِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ حَسَنِ الشَّھِیْدِ سِبْطِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ
الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ وَابْنَ خِيَرَتِهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا الْوِتْرُ الْمَوْتُورُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْهَادِي
الزَّكِيُّ وَعَلَى اَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَاَقَامَتْ
فِي جِوَارِكَ وَوَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
مِنِّي مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ فَلَقَدْ
عَظُمَتْ بِكَ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّ الْمُصَابُ فِي
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَفِي اَهْلِ السَّمٰوَاتِ
اَجْمَعِينَ وَفِي سُكَّانِ الْاَرَضِينَ فَاِنَّا لِلّٰهِ
وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
وَتَحِيَّاتُهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آبَائِكَ الطَّيِّبِينَ
الْمُنْتَجَبِينَ وَعَلَى ذَرَارِيهِمُ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّينَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
رُوحِكَ وَعَلَى اَرْوَاحِهِمْ وَعَلَى تُرْبَتِكَ
وَعَلَى تُرْبَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ لَقِّهِمْ رَحْمَةً وَرِضْوَانًا

وَدُوْحًا وَرِيحَانًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَوْلَايَ
يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا بْنَ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ وَيَابْنَ
سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ وَيَا بْنَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ
الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيْدُ يَابْنَ
الشَّهِيْدِ يَا اَخَا الشَّهِيْدِ يَا اَبَا الشُّهَدَآءِ
اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّيْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ هٰذَا
الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِيْ كُلِّ وَقْتٍ تَحِيَّةً
كَثِيْرَةً وَسَلَامًا سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ وَعَلَى الْمُسْتَشْهَدِيْنَ
مَعَكُمْ سَلَامًا مُتَّصِلًا مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَ
النَّهَارُ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيِّ نِ الشُّهَدَآءِ
مِنْ وُلْدِ عَقِيْلٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى كُلِّ مُسْتَشْهِدٍ مَعَهُمْ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَبَلِّغْهُمْ عَنِّيْ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَسَلَامًا اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ
فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ
اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكِ الْعَزَاءَ فِيْ وَلَدِكِ الْحُسَيْنِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَکَ الْعَزَاءَ فِیْ وَلَدِکَ الْحُسَیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَکَ الْعَزَاءَ فِیْ اَخِیْکَ الْحُسَیْنِ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَنَا ضَیْفُ اللّٰهِ وَضَیْفُکَ وَجَارُکَ وَلِکُلِّ ضَیْفٍ وَجَارٍ قِرًی وَقِرَایَ فِیْ هٰذَا الْوَقْتِ اَنْ تَسْئَلَ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَنْ یَّرْزُقَنِیْ فِکَاکَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اِنَّهٗ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔

اور چاہیے کہ آخر وقت پانی سے فاقہ شکنی کرے تو ایسا کھانا کھائے جو اہلِ مصیبت کے لائق ہے اور طعام لذیذ پُر تکلف سے احتراز کرے اور دعائے سلامتی سال کا روز عاشور پڑھنا ممنوع ہے۔ کیونکہ یہ دعائیں مخالفین کی ہیں۔ اور انھوں نے اس کو ایجاد کیا ہے۔ اس غرض سے کہ وہ روز عاشورا کو روز یمن و برکت جانتے ہیں اور اس میں دعا کے پڑھنے سے درازیٔ عمر کے خواہاں ہوتے ہیں۔

انیسویں شب کے مخصوص اعمال

اعمالِ مذکورہ کے علاوہ سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ اور سو مرتبہ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَۃَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور ایک مرتبہ:۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْمَا تَقْضِیْ وَتُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ وَفِیْمَا تَفْرُقُ مِنَ الْاَمْرِ الْحَکِیْمِ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِیْ لَا یُرَدُّ وَلَا یُبَدَّلُ اَنْ تَکْتُبَنِیْ مِنْ حُجَّاجِ بَیْتِکَ الْحَرَامِ الْمَبْرُوْرِ حَجُّھُمُ الْمَشْکُوْرِ سَعْیُھُمُ الْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُھُمُ الْمُکَفَّرِ عَنْھُمْ سَیِّئَاتُھُمْ وَاجْعَلْ فِیْمَا تَقْضِیْ وَتُقَدِّرُ لِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ مَا ھُوَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اکیسویں شب کے اعمال وہی ہیں جو انیسویں شب کے ہیں۔

۲۳

تیئسویں شب

اول و آخر غسل کرے اور تمام رات نماز و دعا تلاوت قرآن میں بسر کرے اور بعد عمل قرآن کے یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ امْدُدْ لِیْ فِیْ عُمْرِیْ وَاَوْسِعْ لِیْ
رِزْقِیْ وَاَصِحَّ جِسْمِیْ وَبَلِّغْنِیْ اَمَلِیْ وَاِنْ
کُنْتُ مِنَ الْاَشْقِیَآءِ وَاکْتُبْنِیْ مِنَ السُّعَدَاءِ
فَاِنَّكَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰی
نَبِیِّكَ صَلَوٰتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَمْحُوْا
اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ